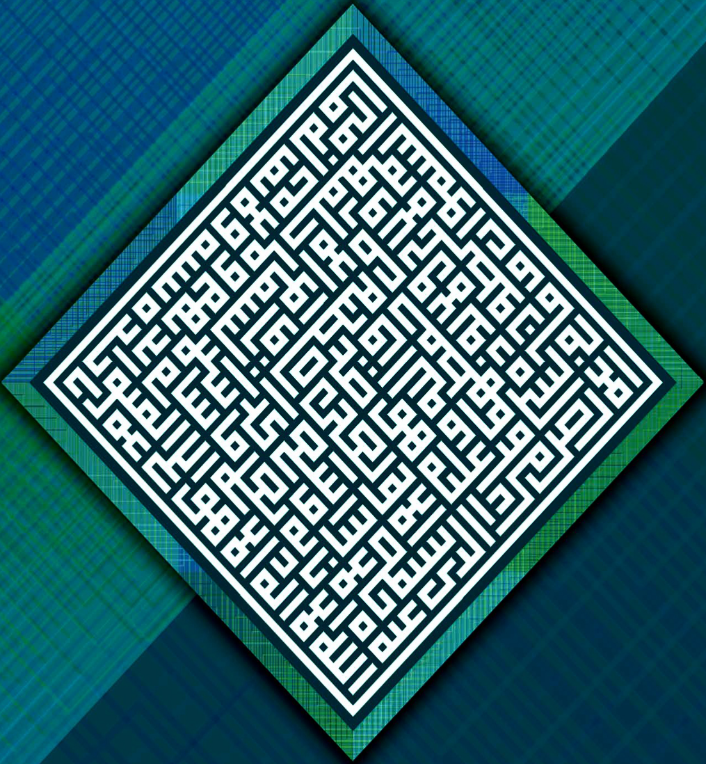

دیوانِ نصیری

(اردو)

پروفیسر ڈاکٹر
علامہ نصیر الدین نصیر ہونزائی
(ستارۂ امتیاز)

دیوانِ نصیریؔ

(اردو)

یکے از تصنیفات

پروفیسر ڈاکٹر

علامہ نصیر الدین نصیر ہونزائی

(ستارۂ امتیاز)

دانشگاہِ خانۂ حکمت پاکستان

INSTITUTE FOR SPIRITUAL WISDOM (I.S.W.) U.S.A.

www.monoreality.org

کتاب کے حقوق

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَسۡئَلُکَ بِاَسۡمَاۤئِکَ الۡحُسۡنٰی۔

اس کتاب "دیوانِ نصیری (اردو)" کے جملہ حقوق محفوظ ہیں، بنامِ عزیزِ تر از جانم حُبِّ علی ثانی ابن امین الدّین ہونزائی ابنِ ایثار علی (مرحوم) ابنِ علامہ نصیر الدّین نصیر ہونزائی (ایس۔آئی) ابنِ خلیفہ حُبِّ علی اوّل ابنِ خلیفہ محمّد رفیع ابنِ فولاد بیگ ابنِ شمشیر بیگ۔

دیوانِ ہٰذا کی تمام نظموں میں عشقِ سماوی کی دولتِ لازوال بھری ہوئی ہے، اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ! حضرتِ امامِ زمان صلوات اللہ علیہ نے اپنے ایک پاک فرمان میں جماعت کی اس مدح خوانی کو شرفِ قبولیت عطا فرمایا ہے، اور اہلِ دانش کے نزدیک یہ مولائے پاک کے نورِ لطف و محبت کی روشنی ہے جس کی پیش گوئی بمبئی ۱۰ مارچ ۱۹۴۰ء میں ہوئی تھی، امامِ عالی مقامؑ کی ہر پیش گوئی ظہور پذیر ہو کر رہتی ہے، حضرتِ مولانا امام سلطان محمّد شاہ صلوات اللہ علیہ کا یہ فرمانِ مبارک کتابچہ "حکمتِ تسمیہ" کے آغاز میں محفوظ ہے۔

نصیر الدّین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی)

منگل ۳، اپریل ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

ISBN 190344032-7

Published by:

International Book House Gilgit

حضرتِ قائمؑ = جانانِ عاشقان

کیا خوب ہے بہارِ دل وجانِ عاشقان!
از نورِ پاکِ حضرتِ جانانِ عاشقان

قائم شناس جو بھی ہے وہ کامیاب ہے
اجر وثواب اُس کے لئے بے حساب ہے

کراچی، بدھ، ۱۴، اپریل ۲۰۰۴ء

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

حضرتِ آدمؑ اور بنی آدم کا تجدُّد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ دیوانِ نصیری (اردو) کا انتساب اپنے آبا و اُمّہات کے اسماء پر لکھنے کے لئے سوچ رہا تھا پھر اچانک ایک انقلابی خیال آیا، وہ یہ کہ عظیم روحانی قیامت کی وجہ سے آدمؑ اور بنی آدم کا تجدُّد ہو چکا ہے، جس سے بہت سے اسرار کا انکشاف ہوا ہے۔

دیوانِ نصیری (اردو) کی اشاعت سے دانش گاہِ خانۂ حکمت کی نیکنامی میں (ان شاءاللہ) مزید اضافہ ہوگا، اور یہ سب کچھ علیُّ الوقتؑ کا علمی معجزہ ہے، حضرت قائم علیٰ ذِکرِہِ السّلام اس باطنی ادارے پر بیحد مہربان ہیں ایچ۔ ڈی۔ برانچ حضرتِ قائمؑ کا ایک خاص معجزہ ہے، میں نے اس نوروز کے قریب ایک نورانی خواب دیکھا ہے، جس کا تاویلی خلاصہ یہ ہے کہ حضرتِ قائم عَلَیۡہِ اَفۡضَلُ التَّحِیَّۃِ وَالسَّلام خواتین وغیرہ کی گریہ وزاری سے ایک بڑا مفید عالمی پاور کا معجزہ بنانے والے ہیں۔

قرآنِ حکیم اور عالمِ انسانیت نیز کتابِ قائمِ شناسی "اللہ مولانا علیؑ" کے عظیم معجزات میں سے ہیں۔

نصیرُالدّین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)

کراچی منگل، ۶ اپریل ۲۰۰۴ء

انتساب

نور الدّین مومن ابنِ قاسم علی ابنِ وزیر علی

والدۂ ماجدہ لاڈچی بائی زوجۂ قاسم علی

۵ جون ۱۹۶۲ء

الماس مومن بنتِ کریم ابنِ ولی محمّد

والدۂ ماجدہ نور بانو زوجۂ کریم

۱۲، دسمبر ۱۹۶۷ء

زین العابدین ابنِ نور الدّین ابنِ قاسم علی

۷ اپریل ۱۹۹۱ء

کتابِ لعل وگوہر کے شروع میں بھی انہی ارضی فرشتوں کے نام پر انتساب ہے، خانۂ حکمت کے تمام عزیزان کو حضرتِ قائمؑ سلاطینِ جنّت بنا رہے ہیں، بہشت کی خلافت وسلطنت کے مقابلے میں دنیا کی سلطنت ہیچ ہے۔

خانۂ حکمت کے مومنین و مومنات سے حضرتِ قائم علیٰ ذکرہِ السّلام نے عالمِ شخصی میں جو کچھ وعدہ فرمایا ہے، اس کے لئے دیکھ لو (۲۴: ۵۵) وغیرہ۔

نصیر الدّین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی) کراچی جمعرات، ۸ اپریل ۲۰۰۴ء

نظموں کی فہرست

نمبر	سرِآغاز	ابیات	[illegible]	موضوع	صفحہ
۱	اے مظہرِ نورِ خدا اھلاً و سھلاً مرحبا	۲۷	الف	نذرانۂ عقیدت	۱
۲	مقصدِ کائنات کیا ہوگا؟	۱۳	″	دعوتِ غور و فکر	۳
۳	دل میں جب میں نے وہ صنم دیکھا	۱۹	″	تجلّیات	۵
۴	عارف نے سنو دل میں	۹	″	ایک تازہ جہان	۷
۵	میں نے ہاں صین میں علیؑ دیکھا	۱۳	″	ظہورات و تجلّیاتِ علیؑ	۹
۶	جس گھڑی شاہ علیؑ	۱۱	″	ڈائمنڈ جوبلی (۱۹۴۶ء) کی	۱۱
			″	رنگین و پُربہار یادیں	
۷	مبارک سرورِ آلِ نبیؐ آخرین آیا	۱۵	″	امامِ حاضرؑ کی تشریف آوری	۱۳
۸	آفتاب و ماہتاب و چرخِ اخضر	۱۵	ب	دربارۂ توصیفِ کتاب	۱۵
۹	یارو! نہ فراموش کرو	۸	ت	زمزمۂ خدمت	۱۷
۱۰	اَلمَدَد یا شاہِ مردان اَلمَدَد	۸	د	اِستمداد	۱۸
۱۱	یہ تیرا عشق مجھے ہے	۱۶	ر	یہ تیرا عشق	۱۹
۱۲	یہاں یہ نورِ یزدان ہے	۲۲	ز	مژدۂ نوروز	۲۱
۱۳	یاالٰہی! تو عطا کردے	۸	ق	رازِ عشق	۲۴
۱۴	نام ہے تیرا کریمؑ	۱۹	ک	شاہِ اسلامؑ علیک	۲۶
۱۵	جانِ جہان کون ہے؟	۱۱	ل	یارِ بدیعُ الجمال	۲۹

نمبر	سرآغاز	ابیات	[illegible]	موضوع	صفحہ
۱۶	ہے دور بہت علمی سفر	۶	ل	علمی سفر کی تعریف و ترغیب	۳۱
۱۷	سچ ہے کہ کہا اُس نے	۹	ل	اُس نے کہا: "میں تیرا دل ہوں"	۳۲
۱۸	اَلسّلام یا شاہِ شاہان السّلام	۶	م	السّلام یا نورِ یزدان السّلام	۳۴
۱۹	وہ مقدّس وہ مطہّر وہ امامؑ	۲۰	م	سلکِ مروارید (بموقع تشریف آوری مولانا حاضر امامؑ)	۳۵
۲۰	قائم ہوا بفضلِ خدا	۲۱	م	مرکزِ علوم (لائبریری)	۳۷
۲۱	مَظہرِ نورِ خدا مولا کریم	۱۰	م	توصیفِ لطیفِ مولانا حاضر امامؑ	۴۰
۲۲	تائیدِ الٰہی ہے سدا	۱۸	ن	ہمّتِ مردان مددِ خدا	۴۱
۲۳	شہ کریم نورِ حق	۱۶	ن	نشانہائے امامِ زمانؑ	۴۳
۲۴	گرچہ برتر ہے مکان سے	۲۶	ن	لامکان کی کیفیت	۴۵
۲۵	کون ہوا پیشوا	۱۷	ن	منقبتِ نورِ امامت	۴۸
۲۶	رشتہ دارو ! فضلِ مولا	۹	ن	ترجمانی بزبانِ حالِ مجیب الدّین (مرحوم)	۵۰
۲۷	کیا رازِ فتنہ ہے	۱۳	ن	تجسّسِ فکر و نظر	۵۱
۲۸	ہزاروں لعل و گوہر ہیں	۷	ن	اَنا اور فنا	۵۳
۲۹	جہان میں میرے صنم کی	۹	ن	جمیلِ کُلّ	۵۴

نمبر	سرِ آغاز	تعداد	زبان	موضوع	صفحہ
۳۰	وہ بادشاہِ انبیاء	۹	ی	نعتِ حضرتِ سیّدالانبیاؑ والمرسلینؑ	۵۶
۳۱	عزیزو! جان و دل کرنا	۲۰	ی	علمِ روحانی	۵۸
۳۲	الٰہی شکرِ نعمت کے لئے	۹	ے	مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات	۶۱
۳۳	جان فدا کر دوں گا میں	۱۱	ے	وحدتِ انسانی اور امنِ عالم	۶۳
۳۴	مومن کو سدا رحمتِ رحمان	۲۲	ے	دُعائے جماعت خانہ کے فیوض و برکات	۶۵
۳۵	خدائے ذوالجلال اپنے ارادوں	۱۰	ے	نورِ مجسّم	۶۸
۳۶	خورشیدِ عیان عالمِ جان	۱۲	ے	علم و عمل کی افضلیت	۷۰
۳۷	سرِّ یزدان ہے تو انسان ہے	۲۲	ے	انسان کے گوناگون اوصاف	۷۲
۳۸	جشنِ ڈائمنڈ جوبلی کا ماہِ انور	۱۲	ے	ڈائمنڈ جوبلی	۷۵
۳۹	تو ھُو میں فنا ہو جا	۱۴	ے	فنا فی اللہ	۷۷
۴۰	میں نے کل ظاہراً	۱۲	بروشسکی	یہ خواب ہے یا بیداری؟ جواب: خواب نہ تھا، مدہوشی تھی	۷۹
۴۱	اِس جہان میں جبکہ قرآن	۱۴	؍؍	فکرِ قرآن	۸۰
۴۲	غنچۂ دل مُسکرا کر کہہ رہا ہے	۸	؍؍	جشنِ علمی	۸۲
۴۳	کثرتِ ذکرِ خدا سے	۹	؍؍	مستِ اَلَست	۸۴
۴۴	دوستدارانِ علیؑ سے	۱۴	؍؍	جان نثارانِ علیؑ	۸۶

نمبر	سرِ آغاز	تعداد	نوعیت	موضوع	صفحہ
۴۵	اے قبلہ! نہ کر غم کہ یہاں	۱۱	مثنوی	پیغامِ رُوحانی بزبانِ حال من جانبِ غزالہ مرحومہ	۸۸
۴۶	لِٹل اینجلز سب کے سب	۷	"	تحفۂ لازوال برائے لِٹل اینجلز	۹۰
۴۷	تم دھر میں آباد رہو میرے فرشتو	۱۰	"	لِٹل اینجلز کا ترانہ	۹۲
۴۸	اے قلم جنبشِ ازل ہے تو	۲۱	"	توصیفِ قلم	۹۴
۴۹	اے نورِ الٰہی تو ہمیں اپنی	۱۰	"	حاضر امامؑ کی ایک پُر حکمت توصیف	۹۶
۵۰	بلبل کو اگر عشق و محبت ہے	۹	"	جشنِ یومِ تکبیر	۹۸
۵۱	وہ اسمِ خدا ہے تو وہی	۱۰	"	ایک عارفانہ کلام مولائے زمانؑ کی شانِ اقدس میں	۹۹
۵۲	یہ رب کا کرم ہے کہ ہیں جنت	۵	"	قانونِ بہشت	۱۰۱
۵۳	کامیابی کا سبب یہ ہے کہ وہ	۱۴	"	ابرِ گوہر ریز	۱۰۲
۵۴	از برائے جشنِ زرّین ماہ و انجم	۱۷	"	جشنِ زرّین	۱۰۴
۵۵	یہ ہمت و جرأت کے چٹان	۸	مخمس	مخمّس در شانِ شہیدانِ کارگل	۱۰۶
۵۶	وہ پیغمبرِ خاصِ خدا	۶	"	نعتِ حضرتِ خاتم الانبیاؐ	۱۰۸
۵۷	درویشِ ضعیف و بیمار ہوں	۴	مسدس	مُسدّس	۱۱۰

کل تعدادِ اشعار ۷۳۱

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

نذرانۂ عقیدت

بموقع تشریف آوریِ امامِ زمان شاہ کریم الحسینی صلوات اللہ علیہ

اے مظہرِ نورِ خدا اھلاً و سہلاً مرحبا　　اے آلِ پاکِ مصطفےٰ اھلاً و سہلاً مرحبا

خورشیدِ انوارِ ہُدا سلطانِ ملکِ اِنَّما　　اے جانشینِ مُرتضےٰ اھلاً و سہلاً مرحبا

تشریف فرما جب ہوئے قرآنِ ناطق اسطرح　　روح الامین کہنے لگا اھلاً و سہلاً مرحبا

دیدارِ اقدس کیلئے ہم دیر سے تھے تشنہ لب　　اے چشمۂ آبِ بقا اھلاً و سہلاً مرحبا

جب یارِ جانی آگئے جانیں ہوئیں سب فرشِ راہ　　نکلی دلوں سے یہ صدا اھلاً و سہلاً مرحبا

سلطانِ عزت آگیا دریائے رحمت آگیا　　باصد عنایات و سخا اھلاً و سہلاً مرحبا

خورشیدِ راحت آگیا اب ظلمتِ غم مٹ گئی　　اے دِل کہا کر بر ملا اھلاً و سہلاً مرحبا

کرتے ہیں سر خم ہو کے سب تسلیم و تعظیم و ادب　　پڑھتے ہوئے صَلِّ علیٰ اھلاً و سہلاً مرحبا

اے علم و حکمت کے چراغ اب آپکی تشریف سے　　ہر دِل منوّر ہو گیا اھلاً و سہلاً مرحبا

امید کے غنچے کھلے ارمان کے موتی ملے　　احسان ہے یہ آپ کا اھلاً و سہلاً مرحبا

مسرور و نازاں ہوگئے شادان و خندان ہوگئے　　یہ آپ کے اہلِ وفا اھلاً و سہلاً مرحبا

جب آپ گُویا ہوگئے موتی بکھر جانے لگے　　اے گنجِ اسرارِ خدا اھلاً و سہلاً مرحبا

یہ کیا کرشمہ ہوگیا مٹی سے سونا بن گیا　　یہ کیمیائے عشق تھا اھلاً و سہلاً مرحبا

اِک دل نیا سا مل گیا اِک جان نئی سی آگئی　　اب ہم میں اے نورِ خدا اھلاً و سہلاً مرحبا

سب اہلِ دل مخمور ہیں اس وصلِ نورانی آب سے ۔۔۔ اے رہبرِ صدق و صفا اھلاً و سہلاً مرحبا
یہ دل ہے یا گلشن ہے یہ اتنی خوشی ایسی خوشی ۔۔۔ اے جانِ جان، روحی فدا اھلاً و سہلاً مرحبا
میری خوشی کا یہ سماں بیدار ہوں یا خواب میں! ۔۔۔ یا یہ کہ میں بے خود ہوا اھلاً و سہلاً مرحبا
مستی ہے یا پستی ہے یہ ہستی ہے یا کیفِ فنا! ۔۔۔ یہ ارض ہے یا ہے سما اھلاً و سہلاً مرحبا
یہ وصلِ جاناں کی شراب فکر و نظر کا انقلاب ۔۔۔ یہ دردِ الفت کی دوا اھلاً و سہلاً مرحبا
یہ محفلِ بزمِ لقا یہ منظرِ نور و ضیا ۔۔۔ یہ جامِ عشق جاں فزا اھلاً و سہلاً مرحبا
دیدار کی گفتار کی یہ لذّتیں یہ راحتیں ۔۔۔ سب آپ ہی کی ہیں عطا اھلاً و سہلاً مرحبا
مقصودِ ربّ العالمین محبوبِ شاہِ مرسلین ۔۔۔ اے ہادیٔ راہِ ھُدا اھلاً و سہلاً مرحبا
اے سرورِ روئے زمین اے بادشاہِ مُلکِ دین ۔۔۔ اے دل نشین و دل رُبا اھلاً و سہلاً مرحبا
حبلِ خدائی آپ ہیں اے مقتدائے مومنان ۔۔۔ اے شہسوارِ لافتیٰ اھلاً و سہلاً مرحبا
اے پیکرِ حسن و جمال اے صورتِ وصفِ کمال ۔۔۔ آئینۂ ایزد نُما اھلاً و سہلاً مرحبا
اے وارثِ دینِ نبی اے والیٔ ملکِ وصی ۔۔۔ اے صاحبِ حوض و لوا اھلاً و سہلاً مرحبا

تو کون ہوتا ہے نصیرؔ جو شاہ کی مدحت کرے
چپ ہو کے سن سب کی ذرا اھلاً و سہلاً مرحبا

صفر ۱۳۹۶ھ - فروری ۱۹۷۶ء

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

دعوتِ غور و فکر

مقصدِ کائنات کیا ہو گا؟
ہستیِ ہستیِ حیات کیا ہو گا؟

کب سے دونوں جہان ہوئے قائم؟
پھر کبھی یہ ثبات کیا ہو گا؟

جز خدا کُلِّ شئ تو ہالک ہے
عالمِ شش جہات کیا ہو گا؟

کیا ہلاکت فنائے کُلّی ہے؟
یا فنائے صفات، کیا ہو گا؟

ہے تصوّر میں کوئی ایسی مثال؟
منظرِ کائنات کیا ہو گا؟

عدل و رحمت کا کیا تقاضا ہے؟
حق کا وہ التفات کیا ہو گا؟

خود شناسی ہے گر فنائے "انا"
ماورائے ممات کیا ہو گا؟

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

معرفت ہی رہے گی یا عارف؟
یا فقط ذاتِ ذات، کیا ہوگا؟

معرفت کی کوئی بقا بھی ہے؟
ورنہ یہ تُرّہات، کیا ہوگا؟

کیا دراں حال بھی دوئی ہوگی؟
ہے کوئی ایسی بات؟ کیا ہوگا؟

کیا بتوں کو دکھائے جائیں گے؟
حالِ لات و منات کیا ہوگا؟

حالِ مطلق جوابِ کُلّی ہے
حالِ بعدِ وفات کیا ہوگا؟

اپنے انجام کی خبر ہے نصیرؔ؟
سِرِّ سِرِّ نجات کیا ہوگا؟

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

تجلّیات

دل میں جب میں نے وہ صنم دیکھا — جسمِ گُلّی کا کیف و کم دیکھا
میرے چشم و چراغ جب آئے — ہستی و نیستی بہم دیکھا
جب مرے دِل کی آنکھ میں وہ بسے — لوحِ محفوظ تا قلم دیکھا
میری ہستی پہ برقِ نور گری — میں ہوا نیست پھر عدم دیکھا
میں نے اس نیستی پہ غور کیا — نہ کوئی خوف ہے نہ غم دیکھا
مایۂ علم ہے حصولِ فنا — ایسے عشّاق میں نے کم دیکھا
ہے کوئی اہلِ دل تو سن لے حال — میں چلا دو قدم حرم دیکھا
ہے کوئی داستانِ رنج و عنا — جس طرح میں نے وہ ستم دیکھا
پھر ستم ہی سے میری آنکھ کھلی — محفلِ دل میں جامِ جم دیکھا
نغمۂ روح تھا کہ بادۂ جان — جس کی مستی میں زیر و بم دیکھا
جب سے نورِ نبیؐ طلوع ہوا — حلقۂ فقر نے کرم دیکھا
میں نے علم و عمل کی دنیا میں — ہر جگہ شاہِ محتشم دیکھا
عاشقِ نور کیوں نہ شاد رہے — جب تخیّل میں ہی اِرم دیکھا
یہ تعجب! کہ ذاتِ قطرۂ ہیچ — چشمِ باطن سے میں نے یم دیکھا
عکسِ خورشیدِ نورِ عالمِ دل — جس نے دیکھا ہے صبحدم دیکھا

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

مُصحفِ عشق میں تو کیا پڑھتا
خود حروف و نُقَطؔ میں فہم دیکھا

جس طرف بھی مری نگاہ گئی
عشق کا خیمہ و عَلم دیکھا

جب مجھے ذوقِ عشق نور ملا
دل میں فردوس کے نِعَم دیکھا

سایۂ عشق ہے نصیر نہیں
دل میں جب اُس نے وہ صنم دیکھا

ایک تازہ جہان

عارف نے سنو دل میں اِک تازہ جہان دیکھا
ہے جس کی طلب سب کو وہ گنجِ نہان دیکھا
یہ رازِ نہانی ہے اور ربّ کی نشانی ہے
آئی ہے جہاں سے جان وہ عالمِ جان دیکھا
ہاں نورِ ازل ہے وہ اور سِرِّ ابد ہے وہ
واں سب سے نہاں دیکھا یاں سب سے عیاں دیکھا
اسرارِ کتابُ اللہ انوارِ دلِ عارف
قرآنِ مقدّس میں اِک گنجِ نہان دیکھا
جب آنکھ کھلی دل کی اسرار نظر آئے
حیرت زدہ ہوں بیحد جب گوہرِ کان دیکھا
میں اس میں ہوں کہ وہ مجھ میں؟ یہ سِرِّ قیامت ہے!
ہاں برقی بدن میں تھا جب شاہِ شہان دیکھا
جب برق سوار آیا تب باب کھلا از خود
میں مر کے ہوا زندہ جب شاہِ زمان دیکھا

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

عُشّاق سے میں اس کے قربانِ مسلسل ہوں
روحانی قیامت میں جب جانِ جہان دیکھا
اشعارِ نصیری میں اسرارِ نہانی ہیں
شاید کہ کبھی اُس نے وہ نورِ قرآنؐ دیکھا

گزشتہ تاریخ: ہفتہ ۲۶، مئی ۲۰۰۱
موجودہ تاریخ: پیر ۲۲، ستمبر ۲۰۰۳ء

فُٹ نوٹ ۱: وزن کو برابر کرنے کی غرض سے مدِ الف کو حذف کیا گیا ہے۔

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ظہوراتِ وتجلّیاتِ علیؑ

میں نے ہاں صِین میں علیؑ دیکھا
شکرِ حق چین میں علیؑ دیکھا

اس کا ہمسر نہیں ہے دنیا میں
نورِ یکتا ہے دین میں علیؑ دیکھا

نہ فقط ظاہراً علیؑ دیکھا
بلکہ حقّ الیقین میں علیؑ دیکھا

تو غریقِ بحرِ قرآن ہو کے دیکھ
حکمتِ برترین میں علیؑ دیکھا

عرش اِک نور ہے کہ ہے وہ مَلک
سِترِ عرشِ برین میں علیؑ دیکھا

سین کو سر جھکا جھکا کے سلام!
میں نے اس سین میں علیؑ دیکھا

سین ہی ہے ہمارے دل کا سراج
میں نے پھر سین میں علیؑ دیکھا

شین کا شکریہ کروں گا سدا
میں نے حقّاً کہ شین میں علیؑ دیکھا

کون ہے نورِ جبہۂ عارف
عارفوں نے جبین میں علیؑ دیکھا
وہ شہنشاہ ہے دونوں عالم میں
میں نے ہاں صِین میں علیؑ دیکھا
رازِ نورِ مبین میں علیؑ دیکھا
رمزِ حبل المتین میں علیؑ دیکھا
عرش پانی پہ اس پہ مولا تھا
ایسے خوابِ حسین میں علیؑ دیکھا
اے نصیرِ ضعیف سب کو بتا
"میں نے ہاں چین میں علیؑ دیکھا"

ذوالفقار آباد، گلگت، منگل ۲۸۔ اکتوبر ۲۰۰۲ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ڈائمنڈ جوبلی

(۱۹۴۶) کی رنگین و پُربہار یادیں!

جس گھڑی شاہ علیؑ جانبِ میدان آیا
میرا دل کہنے لگا دیکھ کہ جانان آیا

رسنِ نورِ خدا سلسلۂ آلِ رسولؐ
شاہ علیؑ نام رکھا پھر شہِ مردان آیا

کثرتِ نورِ خدا کوئی تصوّر نہ کرے
نور یکتا ہے علیؑ بہرِ مریدان آیا

غمِ دل دور ہوا اُن کے تبسّم سے مجھے
چمنِ آلِ نبیؐ کا گلِ خندان آیا

محوِ دیدار ہوئے اہلِ حقیقت یکسر
وارثِ مسندِ دین عالمِ قرآن آیا

ان کے قدموں سے فدا کاش مری جان ہوتی!
جانبِ غرب سے اب یوسفِؑ کنعان آیا

مِٹ گئی دل کی عنا اب غمِ وحشت نہ رہا
خانۂ دل میں مرا خضرؑ ہے مہمان آیا

مست و بیخود ہیں مرید جامِ عقیدت پی کر
نورِ چشمِ شہِ دین حضرتِ سلطان آیا
عالمِ حسن و جوانی کو مُسخّر کر کے
شاہِ خوبانِ جہاں پرنس علی ایس خان آیا
لذّتِ عشق میں ہے حکمتِ عالم پنہاں
دردِ الفت ہے مجھے مایۂ درمان آیا
سرِ تسلیم نصیرؔ خاک پہ تھا بہرِ نیاز
مجلسِ خاص میں جب اشرفِ انسان آیا

ایڈیٹنگ کی تاریخ : ۵ رمئی ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

امامِ حاضرؑ کی تشریف آوری

مبارک سرورِ آلِ نبیؐ آخرین آیا
زمانے کا امامِ حق علیؑ کا جانشین آیا

ہوا جس نور سے عالم برنگِ علم وفن روشن
مجسّم بن کے عقلِ کل بشکلِ شاہِ دین آیا

وہ تاج وتختِ ملت کا شہِ مختارِ با اجلال
حسینِ ظاہر و باطن، نگارِ دل نشین آیا

لقب ہے نور مولانا کریم و اکرم و مُکرم
جو حا و قاف و جیم و کاف کا حق الیقین آیا

یہ ان کا دورِ روحانی مبارک اے جہان والو
یہی ہے مہدئ موعود امام المُسلمین آیا

کلام جانفزا ان کا جو سن سکتا مبارک ہو
وہ گنجِ گوہرِ علمِ حقائق کا امین آیا

صفاتِ کبریائیؔ کا وہی آئینۂ مظہر
تجلائی خدائیؔ کا وہی عکسِ مبین آیا

کمالِ عزِّ انسانی ہے نورِ پاکِ سبحانی
جبین سے نور چمکتا ہوا وہ مہ جبین آیا

دو عالم کے حسینوں کا شہنشاہِ سرور انگیز
جمالِ حسن کا یکتا وہ رشکِ حورِ عین آیا

یہ وہ نورِ علیؑ نور اس خدائے پاک و یکتا کا
بلا اوّل بلا آخر امامِ آخرین آیا

سُرورِ عیشِ روحانی یہیں سے ابتدا کر لوں
وہ شمعِ بزمِ وحدت، ساقیٔ خلدِ برین آیا

خدا کا نور ہے الحق نہیں کوئی نظیر اس کا
وہ نورِ لامکانی جانِ عاشق کا مکین آیا

ہمارے رہبرِ دانا امامِ حیّ و حاضر ہے
دلوں کو خود قرین ہی تھا عیاناً بھی قرین آیا

ترا دامانِ اطہر ہے مثالِ عُروۃ الوثقیٰ
بلا فصلِ نسب تو معنیٔ حبل المتین آیا

نیازی میں نصیرالدّین فتادہ ہے ترے در پر
حصولِ عیشِ سرمد کا یہیں سے ہے یقین آیا

دربارۂ توصیفِ کتاب

آفتاب و ماہتاب و چرخِ اخضر ہے کتاب
چشمۂ آبِ حیات و آبِ کوثر ہے کتاب

حسن و خوبی میں یگانہ دلکشی میں طاق ہے
باغ و گلشن کی طرح اک خوب منظر ہے کتاب

بے مثال و لازوال انمول تحفہ علم کا
اے عزیزان لے کے رکھنا گنجِ گوہر ہے کتاب

میں جہاں بھی رہ چکا دن بھر کتابوں میں رہا
بس مرا گھر ہے کتاب اور میرا دفتر ہے کتاب

اک جہانِ علم و حکمت ہے کتابِ مُستطاب
ہے اگر قرآن سے پھر سب سے برتر ہے کتاب

آیۂ قَدْ جَاءَكُمْ (۱۵:۵) کو پڑھ لیا کر جانِ من!
نورِ حق کی روشنی میں سب کو رہبر ہے کتاب

تو ہے بھیدوں کا صحیفہ تو ہے کنزِ لامکان
قولِ مولانا علیؑ ہے: تیرے اندر ہے کتاب

ہے کتابِ حق تعالیٰ باتکلّم ہر جگہ
ظاہر و باطن میں دیکھو میرا حیدر ہے کتاب

معجزے ہی معجزے قرآنِ ناطق سے سنو
آج مولائے زمانہ، روزِ محشر ہے کتاب

نورِ ایمان نورِ ایقان نورِ علم و معرفت
سربسر انوار کی دولت سے بھرکر ہے کتاب

اس بہشتِ معرفت میں کیا نہیں ہے جانِ من!
کانِ راحت جانِ لذّت شہد و شکر ہے کتاب

مِثلِ یارِ دلنشین محبوب ہے مجھکو کتاب
دِل کُشا ہے جانفزا ہے رُوح پرور ہے کتاب

جب قلم لیتا ہوں آتا ہے تجلّی بن کے وہ
یہ نوازش ہے اسی کی تب میسّر ہے کتاب

باغ و گلشن کی سیاحت میں ذرا سا حظ تو ہے
سیرِ علمی کے لئے بس سب سے بہتر ہے کتاب

اے نصیر الدّین تجھ کو سرِّ اعظم یاد ہے؟
عالمِ عُلوی میں تنہا ایک گوہر ہے کتاب

ہفتہ ۷ جمادی الثّانی ۱۴۲۰ھ ۱۸، ستمبر ۱۹۹۹ء

زمزمۂ خدمت

یارو ! نہ فراموش کرو آیۂ خدمت   کَونَین میں ملتا ہے سدا میوۂ خدمت
خدمت کا شجر میوۂ شیریں سے لدا ہے   اور راحتِ جاں سے ہے بھرا سایۂ خدمت
احباب ہزاروں کو میں تحفہ کیا دوں؟   اِک تحفۂ کُلّی ہے خوشا! تحفۂ خدمت

سردار جو دانا ہے وہ قوم کا خادم ہے
ہر شخص نہیں جانتا یہ مرتبۂ خدمت

جنّت کا خزانہ ہے جنّت کا ترانہ ہے   یہ ولولۂ خدمت یہ زمزمۂ خدمت
خدمت جو عبادت ہے تو تب قبلہ بھی ہوگا   مولائے زمانہ ہے مرا قبلۂ خدمت
ہر چند کہ دنیا میں نعمات بہت سی ہیں   لیکن مزۂ خدمت ایکتا مزۂ خدمت

کہتا ہے نصیر الدّین اے لشکرِ ایمانی!
جاری ہی رکھو دائم یہ سلسلۂ خدمت

بدھ یکم اگست ۲۰۰۱ء

نوٹ : آیۂ خدمت = سورۂ محمّد ۴۷ : ۷

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

اِستِمداد

اَلْمَدَدْ یا شاہِ مردان اَلْمَدَدْ!
اَلْمَدَدْ اَے سِرِّ یزدان اَلْمَدَدْ!

مظہرِ حق بادشاہِ مُلکِ دین
اے کلیدِ گنج قرآن اَلْمَدَدْ!

تو امامِ حیّ و حاضر ہے بحق
نورِ سلطان نورِ سلمان اَلْمَدَدْ!

علم پانی اور تو ہی عرش ہے
اے سفینۂ نورِ رحمان اَلْمَدَدْ!

یا علیُّ الوقت مولانا کریم
اَلْمَدَدْ یا شاہِ دوران اَلْمَدَدْ!

اے شہنشاہِ دُو عالم تاجدارِ نورِ حق
گنج بخشِ اسمِ اعظم جان و جانان اَلْمَدَدْ!

اسمِ اکبر ہے خدا کا تو امامُ المتقین
اے تو قرآنِ مُجسّم شاہِ شاہان اَلْمَدَدْ!

تیرے در پر سر رکھا ہے یہ نصیرِ بیقرار
عذر خواہان ہو گیا ہے اور گریان اَلْمَدَدْ!

منگل ۱۸، نومبر ۲۰۰۳ء

یہ تیرا عشق

یہ تیرا عشق مجھے ہے شراب سے بہتر
شمیمِ کُوچۂ جانان گلاب سے بہتر

تم آکے دل میں رہو میں حجاب ہو جاؤں
تو پھر بھی کیسے بنوں اس حجاب سے بہتر؟

وہی ہے گنجِ کرم اور وہی ہے کانِ عطا
نہیں ہے کوئی سخی آن جناب سے بہتر

ترا خیالِ حسین مجھ کو خوابِ راحت ہے
ہے کوئی خواب کہیں میرے خواب سے بہتر؟

جمال وحسن ترا اک کتابِ قدرت ہے
نہیں ہے بشری کتاب اس کتاب سے بہتر

اگرچہ چاند ستاروں میں مثل سلطان ہے
ہے میرے دل کا حسین ماہتاب سے بہتر

سوال ایسا کیا جس میں گنجِ حکمت ہے
کہ عقل جس کو کہے : ہر جواب سے بہتر

زوالِ عہدِ جوانی سے مجھ کو غم نہ ہوا
کہ فکر و عقلِ کہن سال شباب سے بہتر

خطابِ عشق وفا گر کرے ز راہِ کرم
یہی خطاب مجھے ہر خطاب سے بہتر

یہ دردِ عشق کی تلخی عجیب شیریں ہے
شرابِ عشق ہے یہ ہر شراب سے بہتر

عتاب میں بھی تجلّی تری عجیب و غریب
نہیں ہے کوئی عطا اس عتاب سے بہتر

وہی ہے نورِ ازل آفتابِ عالمِ دل
ہزار درجہ وہ اس آفتاب سے بہتر

حبابِ دل چہ عجب بحر اس پہ عرشِ خدا!
نہیں ہے بحر کوئی اس حباب سے بہتر

سنو کہ میرا صنم ہے بتوں کا شاہنشاہ
نہیں ہے کوئی مرے انتخاب سے بہتر

بگڑ گیا ہے اگر باغ پھر خراج نہیں
خرابِ عشق ہوں میں ہر خراب سے بہتر

عذابِ عشق نصیؔرا چہ خوب جنت ہے!
یہی عذاب مجھے ہر ثواب سے بہتر

کراچی،
گزشتہ تاریخ: جمعرات ۲۰ اگست ۱۹۹۸ء موجودہ تاریخ: بدھ ۲۴ مئی ۲۰۰۳ء

نوروزنامہ

مژدۂ نوروز

مارچ ۱۹۸۶ء

یہاں یہ نورِ یزداں ہے یہی ہے مُژدۂ نوروز
کہ یہ خود رُوحِ قرآں ہے یہی ہے مُژدۂ نوروز

یہ وہ نوروز ہے گویا خدا نے کر دیا برپا
اِسی دن نعیمۂ خضرا یہی ہے مُژدۂ نوروز

ہوئی جس دن زمیں پیدا وہی نوروزِ ارضی تھا
کہ ہر تارا ہے اِک دنیا یہی ہے مُژدۂ نوروز

ازل نوروزِ عقلی ہے اَلَستُ نوروزِ روحی ہے
جنم نوروزِ ذاتی ہے یہی ہے مُژدۂ نوروز

بمنشائے خداوندی پیمبرؐ نے علیؑ کو دی
امامت بھی نیابت بھی یہی ہے مُژدۂ نوروز

علیؑ نورِ امامت ہے شہنشاہِ ولایت ہے
وہ بابِ علم و حکمت ہے یہی ہے مُژدۂ نوروز

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

وہی نوروز کا سلطان وہی ہے جان اور جانان
وہی ہے مایۂ ایمان یہی ہے مُژدۂ نوروز

فروغِ صبحِ صادق ہے بہارِ جانِ عاشق ہے
وہی قرآنِ ناطق ہے یہی ہے مُژدۂ نوروز

امامِ انس و جان ہے وہ ضیائے لامکان ہے وہ
کہ مولائے زمان ہے وہ یہی ہے مُژدۂ نوروز

ظہورِ عالمِ ملکوت وہ نورِ عالمِ جبروت
وہ گنجِ گوہرِ لاہوت یہی ہے مُژدۂ نوروز

قبائے اِنَّمَا اس کی ردائے ھَلْ اَتٰی اس کی
عطائے کبریا اس کی یہی ہے مُژدۂ نوروز

وہی ہے بحرِ گوہر زا جمال و حسن کی دنیا
کتابِ عالمِ بالا یہی ہے مُژدۂ نوروز

جہاں محبوبِ جان آیا وہ بن کر اِک جہان آیا
اسی میں لامکان آیا یہی ہے مُژدۂ نوروز

ترا دِل جب منور ہو درخشان مثلِ خاور ہو
نشیمنِ گاہ منظر ہو یہی ہے مُژدۂ نوروز

خیال و فکر روشن ہو نظر اِک باغ و گلشن ہو
طلب بھی گل بدامن ہو یہی ہے مُژدۂ نوروز

نویدِ جان فزا آئی امامت کی دعا آئی
مسرّت کی ہوا آئی یہی ہے مژدۂ نوروز

جو اِک خورشیدِ تابان ہے وہی سلطانِ خوبان ہے
وہی پیدا و پنہان ہے یہی ہے مژدۂ نوروز

اگر مولا سے الفت ہے اگر اعزازِ خدمت ہے
یہی توفیق و ہمّت ہے یہی ہے مژدۂ نوروز

اطاعت کر عبادت کر درِ مولا کی خدمت کر
اسی سے تو محبّت کر یہی ہے مژدۂ نوروز

اگر وہ تجھ کو خدمت دے اسی کے ساتھ ہمّت دے
محبّت دے بصیرت دے یہی ہے مژدۂ نوروز

اسی خدمت میں حکمت ہے اسی میں تیری عزّت ہے
یہی اِک زندہ دولت ہے یہی ہے مژدۂ نوروز

نصیرا! تو نہیں تنہا گدائے کوچۂ مولا
یہاں ہے اِک جہان شیدا یہی ہے مژدۂ نوروز

مارچ ۱۹۸۶ء

رازِ عشق

یاالٰہی! تو عطا کر دے مجھے فیضانِ عشق
تاکہ ہو جاؤں ہمیشہ بندۂ سلطانِ عشق

میں گدا ہوں اس کے در کا اور مریضِ عشق بھی
یا طبیبِ آسمانی! دے مجھے درمانِ عشق

اے حسینِ بے مثال! اے نورِ عشقِ باکمال!
جان فدا ہو تجھ سے ہر دم چونکہ تو ہے جانِ عشق

شاہِ خوبانِ دو عالم! نورِ چشمِ عاشقاں!
غیرتِ حور و پری ہے جانِ عشق جانانِ عشق

ماہِ من! اے شاہِ من! تو حکم فرما دیجئے
ہے قبولِ جان و دل تیرا ہر فرمانِ عشق

یہ نہیں معلوم مجھ کو راز کیا ہے؟ رمز کیا؟
اس لئے ہوں میں ہمیشہ والہ و حیرانِ عشق

میں نہیں تنہا غریق تیرے بحرِ عشق میں!
ہیں سبھی غرقاب تجھ میں دیکھ اے طوفانِ عشق!

عشق سے مر کر اسی میں زندہ ہے، ہاں زندہ ہے
یہ نصیرؔ تیرا گدا اے جانِ عشق جانانِ عشق!

اسلام آباد، گزشتہ تاریخ: منگل ۲۹ مئی سنہ ۲۰۰۱ء
ایڈیٹنگ کی تاریخ: منگل ۲۳ ستمبر سنہ ۲۰۰۳ء

ISW
LS
Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

شاہ! سلامٌ علیک

ISW
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نام ہے تیرا کریمؑ شاہ سلامٌ علیک
شان ہے تیری عظیم شاہ سلامٌ علیک

تیرے سوا کون ہے آلِ نبیؐ و علیؑ
نورِ خدائے حکیم شاہ سلامٌ علیک

ذکرِ خفی بن کے آ دیدہ و دل فرشِ راہ
مالکِ مُلکِ قدیم شاہ سلامٌ علیک

باغ و چمن کی بہار سَرو و سمن کا نکھار
تو ہے گلوں کی شمیم شاہ سلامٌ علیک

برقِ تجلّیٔ طور حسنِ خدا کا ظہور
نورِ چشمِ کلیم شاہ سلامٌ علیک

مصحفِ ناطق ہے تو علمِ لدُن تجھ سے ہے
تو ہی الف لام میم شاہ سلامٌ علیک

تابشِ دیدار سے ظلمتِ غم ڈھل گئی
تیرے کرم سے کریم شاہ سلامٌ علیک

مظہرِ نورِ خدا آئینۂ حق نُما
مصدرِ لطفِ عمیم شاہ سلامٌ علیک

تیری محبت سے میں دیکھ کے پامال ہوں
رحم کر اے بو رحیم شاہ سلامٌ علیک

عشق کا ہوں میں قتیل نفخۂ جان بخش بھیج
ہمرہِ بادِ نسیم شاہ سلامٌ علیک

تجھ سے شفا پا گئے دردِ بحالت سے ہاں
ہم جو ہوئے تھے سقیم شاہِ سلامٌ علیک

پیکرِ نورِ خدا تو ہی تو ہے رہنما
سُوئے رہِ مستقیم شاہ سلامٌ علیک

مَطلعِ رحمت ہے تو گوہرِ حکمت ہے تو
تو ہے صبور و حلیم شاہ سلامٌ علیک

کون ہے تجھ سا شفیق ہم پہ یہاں اور وہاں
حامی و یارِ حمیم شاہ سلامٌ علیک

اِس دلِ ویران میں آکہ وہ آباد ہو
چونکہ ہے تیرا حریم شاہ سلامٌ علیک

وصل ہے گویا بہشت راحتِ جان سے بھری
ہجر، عذابٌ الیم شاہ سلامٌ علیک

نقطۂ بسمل میں ہے عارف حق کے لئے
ایک کتابِ ضخیم شاہ سلامٌ علیک

معجزۂ عشق سے مردہ دلوں کو جلا
کون ہے تجھ سا حکیم شاہ سلامؒ علیک
جب سے کہ آیا نصیرؔ تیری غلامی میں بس
ہے ترے در پر مقیم شاہ سلامؒ علیک

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

یارِ بدیعُ الجمال

جانِ جہاں کون ہے؟ یارِ بدیعُ الجمال
دل میں نہاں کون ہے؟ یارِ بدیعُ الجمال

جلوہ نما ہے اِدھر حیرتِ اہلِ نظر
غیرتِ شمس و قمر یارِ بدیعُ الجمال

چہرہ مجھے یاد ہے حور و پری زاد ہے
شاد ہے آزاد ہے یارِ بدیعُ الجمال

پیکرِ حسن و جمال با ہمہ وصفِ کمال
دھر میں ہے بیمثال یارِ بدیعُ الجمال

جانِ بہار جانِ من رونقِ باغ و چمن
غنچہ دہن گلبدن یارِ بدیعُ الجمال

جلوہ دکھا جا ذرا دل میں سما جا ذرا
روح میں آ جا ذرا یارِ بدیعُ الجمال

سب میں اسی کا مکان سب ہیں اسی کے نشان
سب کی وہی جانِ جان یارِ بدیعُ الجمال

نورِ سحر تجھ سے ہے علم و ہنر تجھ سے ہے
لعل و گہر تجھ سے ہے یارِ بدیعُ الجمال

عشق و فنا کی قسم! وصل عطا کر صنم
کل کو رہیں گے نہ ہم یارِ بدیعُ الجمال

عشق میں اک ساز ہے جس میں ترا راز ہے
اس پہ مجھے ناز ہے یارِ بدیعُ الجمال

اے مرے ماہِ مُنیر یاد تری دلپذیر
تجھ سے فدا ہے نصیؔر یارِ بدیعُ الجمال

"حلقۂ اربابِ ذوق" گلگت کی خدمت میں۔

کراچی، جمعہ ۱۳، ربیع الثّانی ۱۴۱۹ھ، ۷، اگست ۱۹۹۸ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

علمی سفر کی تعریف و ترغیب

ہے دور بہت علمی سفر تیز چلا چل
پُر امن ہے یہ راہ نہ ڈر تیز چلا چل

تو رب سے سدا ہمتِ عالی کو طلب کر
تاخیر نہ کر دیر نہ کر تیز چلا چل

ہے عمرِ گرانمایہ فقط علم کی خاطر
کر علم کی راہوں میں سفر تیز چلا چل

اس علمِ حقیقی کو سمجھ گنجِ خدا ہے
تاخیر نہ کر اس کا سفر تیز چلا چل

بے رنج کوئی گنج نہیں سارے جہاں میں
گنجینۂ حکمت ہے جدھر تیز چلا چل

ہر علمی مسافر سے نصیرا تو کہا کر
اے نیک نصیب نیک سفر تیز چلا چل

کراچی، بدھ ۶، نومبر ۲۰۰۲ء

ISW
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اُس نے کہا:

"میں تیرا دل ہوں"

سچ ہے کہ کہا اس نے اک گنجِ خدا ہے دل
جب عشقِ حقیقی سے ویرانہ پڑا ہے دل
ہر گونہ تسلّی ہے دیدار کی دولت سے
ہر چند کہ ظاہر میں آہوں سے بھرا ہے دل
اس قالبِ خاکی میں دل عالمِ اکبر ہے
دل دائرۂ کُل ہے اور ارض و سما ہے دل
اسرارِ شہِ خوباں اس دل کے خزانے ہیں
صد بار فدا ہے جاں صد بار فدا ہے دل
در پردہ کہا اُس نے دل میرے حوالے کر
اے جانِ جہاں، واللہ! یہ لے کہ ترا ہے دل
اِس مرتبۂ دل کو عارف ہی سمجھتا ہے
گر پاک کرے کوئی تب عرشِ خدا ہے دل
دلدادۂ الفت ہوں اب مجھ میں کہاں ہے دل؟
دلبر نے لیا دل کو عاشق میں کجا ہے دل؟

صد شکر کہ اب جانان خود میری خودی ہوگا
جب جان ہے فدا اس سے جب اس میں فنا ہے دل

اشعارِ نصیری میں اسرارِ نہانی ہیں
دل عقدۂ لاینحل اور عقدہ کشا ہے دل

بموقعِ "علامہ نصیر الدین کے ساتھ ایک شام"
زیرِ اہتمام حلقۂ اربابِ ذوق گلگت ۔ ۲۸ جولائی ۱۹۹۸ء
بمقامِ ریویریا ہوٹل۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

السّلام یا نورِ یزدان السّلام

السّلام یا شاہِ شاہان السّلام! السّلام یا نورِ یزدان السّلام!
السّلام وا گنجِ پنہان السّلام! السّلام وا جیندو قرآن السّلام!
السّلام می دین وایمان السّلام! السّلام می جان وجانان السّلام!
السّلام می نورِے[1] آسمان السّلام! السّلام می عشقے[2] سُلطان السّلام!
اُن خدائے اسمِ اعظم با حضور! بُٹ مُعَظّم بُٹ مُکَرّم با حضور!
ذکرِ اعلیٰ ہم خفی وہم جلی! جانشینِ مُصطفیٰ[3] نورِ علی[4]!

کراچی، منگل، ۲۰ جنوری ۲۰۰۴ء

ISW
I.S.
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

سلکِ مروارید

(موتیوں کی لڑی)

بموقعِ تشریفِ آوریٔ مولانا حاضر امام شاہ کریم الحُسینی صلوات اللہ علیہ وسلامہ

وہ مقدس وہ مطہر وہ امام — جانشینِ مصطفیٰؐ عالی مقام
دیکھ لو! اس کو خُدا کے حکم سے — عالمِ ملکوت کرتا ہے سلام
نورِ یزدان ہے وہ اولادِ علیؑ — جس کا دنیا کر رہی ہے احترام
شاہِ دین جس کو کہا جاتا ہے وہ — جو جہان میں ہے نہایت نیک نام
جو نگاہِ عشق میں اک جلوہ ہے — آسمانِ حسن کا ماہِ تمام
جو مسیحائے زمان ہے وہ طبیب — جس کا درشن زخمِ دل کا التیام
وہ خدائے پاک کا ہے زندہ گھر — حاجیانِ عشق کا بیت الحرام
وارثِ علمِ نبیؐ سلطانِ دین — بعدِ احمدؐ ہے وہی خیر الانام
باتجمل باکرامت باوقار — وہ خدا کا چہرہ ہے مالا کلام
گنجِ قرآن کا جو ہے خازن وہی — رہنما ہے جانبِ دارالسلام
جس کی مدحت ہے کلامِ پاک میں — کیوں نہ اس کو یاد کر لوں صبح و شام
بات اس کی حکمتوں سے ہے بھری — قابلِ صد ہا ستائش اس کا کام

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

علم زر ہے میں ہوں اُس کا زرخرید — وہ مرا آقا ہے میں اس کا غلام

محفلِ عُشّاق ہے بزمِ طرب — یاد اس کی ہے شرابِ لالہ فام

میں بھی اِک سائل ہوں مولا اِک نظر — اِس طرف کر لے کریمِ خاص و عام

کچھ چہل قدمی کرو اور مسکراؤ — میرے باغِ دِل میں آ کر خوش خرام!

یہ تبسُّم ہے کہ جادُوئے حلال! — پھول ہیں یا آگئے جنّت کے جام

تیری الفت بھی کیا اکسیر ہے! — جس سے ہم کُندن ہوئے اور شاد کام

منزلِ مقصود آئی ہے قریب — ساتھیو! آگے چلو بس چند گام

صبحِ انور کا طلوع ہے اے نصیر — جاگ اٹھنا اب ہوا وقتِ قیام

۲۴، صفر ۱۴۰۶ھ - ۸، نومبر ۱۹۸۵ء

ISWLS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

مرکزِ علوم

(لائبریری)

قائم ہوا بفضلِ خدا مرکزِ علوم
راہِ عمل کی شمعِ ہُدا مرکزِ علوم

تھا نورِ مصطفیٰؐ و علیؑ مایۂ عقول
جب اِس جہان میں کوئی نہ تھا مرکزِ علوم

اِس نور سے جہان میں ہوا علم کا ظہور
پھر رفتہ رفتہ بن کے رہا مرکزِ علوم

توضیحِ رازِ علمِ سماوی فروغِ دین
میراثِ پاک آلِ عبا مرکزِ علوم

شاہنشہِ علوم و حِکَم ہے کریمؑ دہر
الحق اسی نے ہمکو دیا مرکزِ علوم

روشن ہو دہر علمِ امامت سے دن بدن
یاں اس لئے ہوا ہے بنا مرکزِ علوم

آثارِ علمِ ناصرِ خسروؒ تلاش کر
ہاں اس لئے ہوا ہے بپا مرکزِ علوم

ناصرؔ ہیں کے علمِ دین سے دنیا بدل گئی
وہ تھا قرینِ نورِ خدا مرکزِ علوم

اِس در سے آکہ حکمتِ ناصرؔ تجھے ملے
کوئی نہیں ہے اس کے سوا مرکزِ علوم

سرچشمۂ حیاتِ دوامی ہے علمِ دین
یعنی یہی ہے آبِ بقا مرکزِ علوم

علم و ہنر سے کوئی نہیں بے نیاز اب
مرجع برائے شاہ و گدا مرکزِ علوم

مانا کہ مرضِ جہل ہے دنیا میں بدترین
اِس مرض کی یہی ہے دوا مرکزِ علوم

جس منزلِ مُرادیں ہے نورِ کبریاء
اِس راہ کا ہے راہ نُما مرکزِ علوم

ہے باعثِ سعادتِ دنیا و آخرت
اللہ کا ہے جُود و عطا مرکزِ علوم

مانا کہ علم دولتِ پایندہ ہے مگر
آتا نہیں ہے علم بِلا مرکزِ علوم

کرتا ہو کوئی علمِ حقیقت کی جستجو
تو اُس کو روز روز دکھا مرکزِ علوم

علم و ادب کا گنجِ گراں مایہ مل گیا
اس وقت سے کہ ہم کو مِلا مرکزِ علوم

آنکھیں ہوئی ہیں خیرہ فروغِ علوم سے
جب سے ہوا ہے جلوہ نما مرکزِ علوم

قائم کیا ہے قوم نے امیدِ خیر میں
یارب رہے ہمیشہ بجا مرکزِ علوم

مردِ حکیم کا ہے یہی قولِ مختصر
گنجینۂ گہر ہے سدا مرکزِ علوم

دیکھ نصیرؔ زار ہوا علم کا چراغ
زینت فزائے ارض و سما مرکزِ علوم

ISWLS
Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

توصیفِ لطیفِ مولانا حاضر امامؑ

مظہرِ نورِ خدا مولا کریم — جانشینِ مصطفیٰؐ مولا کریم

معدنِ جُود و سخا کانِ کرم — چشمۂ آبِ بقا مولا کریم

وہ چراغِ کائناتِ عقل و جان — وہ ستون، زیرِ سماء مولا کریم

وہ ظہورِ نورِ شاہِ اولیاء — یعنی خود ہے مُرتضیٰ مولا کریم

وہ خلیفہ ہے خدائے پاک کا — حیّ و حاضر ہے سدا مولا کریم

عالمِ شخصی میں جا کر دیکھ لے — کنزِ اسرارِ خدا مولا کریم

وہ امامِ عصر حاضر ہے بحق — بادشاہِ دُوسرا مولا کریم

تو کتابُ اللّٰہِ ناطق ہے ہمیں — تجھ سے حکمت ہے عطا مولا کریم

عاشقان تھے منتظر دیدار کے — مرحبا صد مرحبا مولا کریم

جان فدا کر اپنے آقا سے نصیرؔ! — جان و دل تجھ سے فدا مولا کریم

سنیچر ۱۵، نومبر ۲۰۰۳ء

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

ہمّتِ مَردان مددِ خدا

تائیدِ الٰہی ہے سدا ہمّتِ مَردان — ہے باعثِ انعامِ خدا ہمّتِ مَردان

مشکل ہی سہی منزلِ مقصود کی راہیں — ہے سہل جو ہو راہ نما ہمّتِ مَردان

آسان ہے ظلماتِ حوادث سے گزرنا — ہو جائے اگر نورِ ہُدیٰ ہمّتِ مَردان

اقوام کے اِس معرکۂ علم و عمل میں — دیکھو گے سدا قلعہ کُشا ہمّتِ مَردان

گنجینۂ اقبال و سعادت تو یہی ہے — اللہ کا ہے جُود و عطا ہمّتِ مَردان

کب جاگتی تعمیرِ جہاں خوابِ عدم سے — دیتی نہ اگر اس کو جگا ہمّتِ مَردان

یہ رونقِ تہذیب و تمدّن بھی نہ ہوتی — ہوتی نہ اگر جلوہ فزا ہمّتِ مَردان

معشوقِ ہنر بزمِ ثقافت میں نہ آتا — دیتی نہ اگر بانگِ درا ہمّتِ مَردان

ہمّت سے گئے اہلِ ہنر سُوئے کمالات — تم بھی تو بڑھو کر کے ذرا ہمّتِ مَردان

سمجھو گے اگر معجزۂ ہمّتِ مَردان — کر لو گے طلب کر کے دعا ہمّتِ مَردان

اے ہمّتِ مردان کہ تو ہے دَمِ عیسیٰ — ہر درد کی ہے تو ہی دوا ہمّتِ مَردان

اِس گلشنِ امید میں تو موسمِ گل ہے — جو غنچہ کھِلا تجھ سے کھِلا ہمّتِ مَردان

سرمایۂ ایجاد ہے تو رُوئے زمیں پر — تجھ ہی سے گئے سوئے سما ہمّتِ مَردان

ہر عارفِ کامل جو ہوا واصلِ یزداں — لاریب کہ وہ تجھ سے ہوا ہمّتِ مَردان

ہمّت سے ہوئے جو بھی ہوئے زندۂ جاوید — مانا کہ تو ہے آبِ بقا ہمّتِ مَردان

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

وہ عقدۂ مشکل کہ نہ کھلتا تھا کسی سے   فی الفور وہ تجھ ہی سے کھلا ہمّتِ مَردان
ہمّت کے ترانے ہیں یہ اشعارِ نصیری   خود آکے ہوئی نغمہ سرا ہمّتِ مَردان

مرقوم ہے بس صفحۂ عالم پہ یہی قول
"تائیدِ الٰہی ہے سدا ہمّتِ مَردان"

ISW
LS
Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نشانہائے امامِ زمان علیہِ السّلام

شہ کریم نورِ حق امامِ زمان
قدوۂ کاملانِ کون و مکان

سبطِ ختمِ رُسُلؐ وہ آلِ علیؑ — نائبِ مرتضیٰؑ ولیٔ زمان
حیّ و حاضر ہے اس جہاں میں مدام — چونکہ ہے عقلِ عقل و مایۂ جان
فائض النّور دونوں عالم کا — مثلِ خورشید ہے عیان و نہان
مجھ سے گر پوچھے کوئی اُس کا نشان — بے مثل ہے، کہ ہے خدا کا نشان
بے نشان بھی ہے بانشان بھی ہے — مظہرِ حق کی ذاتِ عالی شان
اک نشان یہ کہ حیّ و قائم ہے — از ازل تا ابد شہِ دوران
اک نشان یہ کہ ہے وہ آلِ نبیؐ — ہادیٔ دین قسیمِ نار و جنان
اک نشان یہ کہ جہد کرتا ہے — تاکہ ہو اس جہاں میں صلح و امان
علم و حکمت ہے اک نشان اس کا — چونکہ ہے پیشوای اہلِ جہان
حسنِ سیرت ہے اک نشان اس کا — جس کا ثانی نہیں چہ انس و چہ جان
بے نیازی ہے اک نشان اس کا — وہ نہیں مدعی چنین و چنان

کشفِ باطن ہے اک نشان اسکا
تاکہ ظاہر ہو ہم پہ گنجِ نہان

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

اک نشان یہ کہ ہے وہ دنیا میں　　مثلِ کشتیٔ نوح و کشتیبان
اُس کے صدہا نشان ہیں ایسے　　جن کا مجھ سے نہ ہو سکا ہے بیان

حقِ توصیفِ شہ ادا نہ ہوا
معترف ہے نصیرؔ بے سامان

ایڈیٹنگ کی تاریخ: ۲۳، جولائی ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

لامکاں کی کیفیّت

گرچہ برتر ہے مکاں سے حدِّ کیفِ لامکاں
جلوہ گر ہے صورتِ عالم میں پیدا و نہاں

ہے تصوّر لامکاں کا بس عجیب و دلفریب
لاہیولیٰ و مسافت اِک جہانِ جاودان

لوح و کرسی لامکاں ہے رحمتِ کُلّ لامکاں
جانِ عالم لامکاں ہے جانفزا و جانستان

جوہرِ حسن و تجمّل مایۂ نقش و نگار
ذاتِ عرفان و حقائق اصلِ لذّاتِ جِنان

لامکاں نورِ مجرّد ہے محیطِ کُلّ ہے وہ
غرقۂ صورت ہے اس سے کائنات اندرمیاں

جسمِ کُلّی ہے مکاں و نفسِ کُلّی لامکاں
پس مکاں ہے لامکاں اور لامکاں میں ہے مکاں

اب جہاں کی زندہ صورت کو مجرّد مانیئے
لامکاں و لازماں ثابت ہوئی جانِ جہاں

اصل اوّل میں نقوشِ جملہ اشیا زندہ ہیں
پس اسی کو لامکان اور عالمِ تجرید جان

جیسے ہوتا ہے بشر کا اِک جدا جسمِ لطیف
اس طرح ہے جانِ عالم بے مکان و بے زمان

عکس عالم ہے تخیّل میں ہیولیٰ کے بغیر
با جمالِ صورت و معنی و حیّ و بازبان

عالمِ خواب و تخیّل ہے مثالِ لامکان
پر نہیں یہ زندگی و روشنی مانند آن

مختلف درجات ہوتے ہیں مگر اس خواب کے
خوابِ غافل، خوابِ عاقل، خوابِ پاکِ عارفان

خوابِ عارف لامکان کا نسخۂ تحقیق ہے
خوابِ غافل ہے مثالِ ظلمتِ روح و روان

عالمِ خواب و تخیّل ہے کتابِ ممکنات
اِس میں سب کچھ ہے سمجھ لے اے حکیمِ نکتہ دان

لامکان کا ہر نمونہ آخرت کی ہر مثال
کچھ مناظر خوف کے اور کچھ مسرّت کے نشان

صورتِ کون و مکان و نقشۂ دہر و زمان
حالتِ روی زمین و کیفِ جوفِ آسمان

ماضی و مستقبل اس میں حال ہو کر رہ گئے
صورتِ پیری و طفلی دیکھ سکتا ہے جوان

مردِ عارف کے خیال وخواب جب روشن ہوئے
قدرتِ حق نے دکھایا صد جہان اندر جہان

پھر خیال وخواب سے اِک ایسی بیداری بنی
جو حقائق کے لئے ہوتی رہی ہے ترجمان

پس بشر کی ذات ہے آئینۂ ممکن نما
جب مُصَفّا ہو حقائق اس میں ہوتے ہیں عیان

اِس طرح وہ واقفِ اسرارِ قدرت ہو گیا
کام اس نے وہ کیا جس کا نہ تھا وہم وگمان

اس نے یہ جانا کہ کوئی کام ناممکن نہیں
چونکہ وہ خود مظہرِ قدرت ہے بہرِ امتحان

گرچہ وہ اِک قطرہ ہے لیکن سمندر ساتھ ہے
گرچہ وہ اِک ذرہ ہے سورج ہے اسمیں ضوفشان

مقصدِ علمِ ضروری بہرِ وحدت ہے نصیرؔ
علمِ فاضل ہے مثالِ آبِ بحرِ بیکران

دیکھنا یہ ہے کہ اس پانی پہ ہے عرشِ الٰہ؟
یا اسے اب چرخِ اعظم پر لئے ہیں حاملان

پوچھنا گر شرطِ دانش ہے تو سنیئے اِک سوال
قادرِ مطلق ملک پر کیوں ہوا بارِ گران؟

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for united humanity

منقبتِ نورِ امامت

بصورتِ سوال و جواب

سوال	جواب
کون ہوا پیشوا بعدِ رسولِؐ امین؟	جس کو خدا نے دیا نامِ "امامِ مبین"
منبرِ روزِ غدیر کس کے لئے تھا بنا؟	بہرِ خدا کے لئے تاکہ بنے جانشین
پرچمِ دینِ نبیؐ کس نے کیا تھا بلند؟	حیدرِ کرار نے گونۂ شیرِ عرین
بعد خدا و رسولؐ کس کی اطاعت ہے فرض؟	اسکی جو ہے نورِ حق صاحبِ دُنیا و دین
نورِ امامِ مبین کب سے ہوا ہے طلوع؟	یہ تو ازل ہی سے ہے جبکہ نہ تھی ما و طین
کون ہے دُلدل سوار؟ کون ہے وہ نامدار؟	سرورِ مردان علی قاضیٔ روزِ پسین
خازنِ علمِ خدا کون ہے اِس دہر میں؟	رہبرِ راہِ ھُدا ھادیٔ دینِ مبین
بابِ علومِ نبیؐ کون ہے اے ہوشمند؟	نورِ علیؑ ہے سدا بابِ رسولِ امینؐ
سلسلۂ نور کی کب سے ہوئی ابتدا؟	جبکہ ہوا بُوالبشر نائبِ رُوئے زمین
فرض ملائک پہ کیوں سجدۂ آدم ہوا؟	آدمِ خاکی میں تھا نورِ علیؑ جاگزین
نفسِ رسولِ خدا کون ہے وہ ارجمند؟	والیٔ مُلکِ وِلا پیشرِ متقین
ہاں تو وہی ہے مگر جلوہ نما ہے کہاں؟	چشمِ بصیرت سے دیکھ دِل میں ہوا ہے مکین
عرشِ الٰہ کا قیام جس پہ ہے وہ کون ہے؟	سلسلۂ نور ہے حاملِ عرشِ برین
کس کو خدا نے دیا خاتمِ حکمت نگین؟	مملکتِ مُلکِ دین جس کو ہے زیرِ نگین

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

کس کے احاطے میں ہے دائرۂ کُلِّ شئی ؟　　ذاتِ امامت میں ہے عالمِ نورِ یقین

ہے کوئی ایسا چراغ جو نہ بجھے دہر میں؟　　نورِ امامت ہے وہ نورِ دلِ مومنین

کس نے کہا اے نصیرؔ! شاہ بہت دور ہے؟　　جسم سے ہاں دور ہے دل سے مگر ہے قرین

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ترجمانیٔ زبانِ حال

مجیبؔ الدّین (مرحوم ۔ بہشتی) ابنِ علی یار خان مرتضیٰ آباد

رشتہ دارو! فضلِ مولا پر رکھو محکم یقین
میں تو ہوں الحمدللہ ساکنِ خُلدِ برین

موت میری تھی شہادت میں مریدِ شاہ تھا
پس بہشت میں شادمان ہوں تم نہ ہو جانا حزین

میری طوفانی خوشی کا تم کو اندازہ نہیں
تم نے دیکھی ہی نہیں ہے باغِ جنّت کی زمین

تم دعائیں کر کے مجھ کو کچھ تحائف بھیج دو
تاکہ راضی ہو ہمیشہ تم سے ربُّ العالمین

ہر بہشتی شادمان ہے اور دائم ہے جوان
سب کو حاصل ہے لقائے حضرتِ سلطانِ دین

مجلسوں میں حور و غلمان لعل و گوہر کی طرح
ہیں مناظر سب حسین اور اہلِ جنّت نازنین

علم و حکمت کی مجالس نور کا دیدار بھی
نغمہ ہائے مدحِ مولا دلِ نواز و دل نشین

خواب میں اے کاش تم جنّت کا منظر دیکھتے!
تاکہ تم ہرگز نہ ہوتے میرے بارے میں غمین

معرفت ہی معرفت ہے تیری باتوں میں نصیرؔ!
اس لئے اشعارِ شیرین ہیں مثالِ انگبین

ذوالفقار آباد، گلگت، جمعرات ۲۴۔ مئی ۲۰۰۱ء

تجسُّسِ فکر و نظر

کیا راز فتنہ ہے رخِ حسن و جمال میں؟
ہنگامہ ہو گیا ہے جہانِ خیال میں

اس رنگ و بوئے گل میں یہ سحرِ ستم ہے کیوں؟
بلبل کی زندگی ہے پڑی صد وبال میں

یہ ہے فنائے عشق جو پروانہ جل گیا؟
کیا رمز ہے چراغ کے اس اشتعال میں؟

آوازِ ساز کیسی بنی مستیٔ شراب؟
جو صوفیوں پہ چھائی ہے اس وجد و حال میں

گاتے ہیں جب طیورِ چمن نغمۂ بہار
آتے ہیں کیوں ادیب و سخنور جلال میں؟

اس آرزوئے منظرِ قدرت سے کیا مُراد؟
کس کا ہے یہ پیام نسیمِ شمال میں؟

وہ سیرِ جوئبارِ شبِ ماہتاب میں
نقشِ فلک ہو جلوۂ آبِ زُلال میں

آنکھوں کو سیرِ باغ سے کیوں واسطہ پڑا؟
کانوں کو کیا ہے پردۂ حسنِ مقال میں؟

ذوقِ نگاہِ طفل کا عالم بھی دیکھئے!
مبہوت ہے نمونۂ رنگ و جمال میں

ان دلبرانِ دہر کا یہ فنِّ دلبری؟
جادوئے دِل کشی تو نہیں خد و خال میں

عالم ہے رنگ برنگئ تصویرِ حسنِ یار
ہے جلوۂ صفات کچھ اور عینِ حال میں

کچھ آگے جا کے دیکھ جمالِ صفاتِ ذات
مت پوچھ ان بتوں کو جہانِ مثال میں

دیکھا نصیرِ زار کمالِ جمالِ دوست
ہر شے سے جلوہ گر ہے مقامِ وصال میں

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

انا اور فنا

ہزاروں لعل و گوہر ہیں درونِ سنگ ہستی میں
نہ کرتا خیر اے نادان طریق خود شکستی میں

درختِ سربلندی سے تجھے گر بہرہ لینا ہے
خودی کے تخم کو اوّل گرا دے خاکِ پستی میں

پذیرائی نہ کر اے نورِ آتش ہیزم ترکی
کہ وہ مغرور ظلمت ہے فریبِ خود پرستی میں

بہ شرطِ دین و دانش سعی کر تو زر بکف ہو جا
وگرنہ گنجِ لقمانی نہاں ہے تنگ دستی میں

عصائے دین توانگر کے لئے از بس ضروری ہے
کہ گر جاتا ہے انسان نشۂ دولت کی مستی میں

اگر تو ہو نہیں سکتا فنا فی ہستیٔ اعلیٰ
بحالِ خود رہے گا تا قیامت اپنی ہستی میں

خودی کے دشتِ وحشت سے تعلّق اب نہیں باقی
نصیرا! ہم تو رہتے ہیں "انا" سے پار بستی میں

جمیلِ گُلّ

جہان میں میرے صنم کی کوئی مثال نہیں
"جمیلِ گُلّ" ہے وہی اور کہیں جمال نہیں

یہ دیکھ شمس و قمر کو زوال ہوتا ہے
جہانِ حسن کے خورشید کو زوال نہیں

کمالِ دلبری اس کو بہشت سے آیا
تو پھر جہاں میں کہیں اور یہ کمال نہیں

وصالِ شاہِ بتان اس جہاں میں مشکل ہے
جو کل بہشت میں ہے آج وہ وصال نہیں

مجھے ملالِ مسلسل نے خوب روند لیا
خدا کے فضل سے اب تو کوئی ملال نہیں

جوابہائے "حِکَم" سے بھرا خزانہ ہے
جوابہا تو بہت ہیں مگر سوال نہیں

وہ شاہِ کون "عینان حجابِ دل میں ہے
حجاب کیسے ہٹاؤں مری مجال نہیں

جہاں میں اہلِ قلم کوئی بھی غریب نہیں
امیرِ علم و ادب ہے اگرچہ مال نہیں
خیال "طائرِ برقی" ہے اے نصیرالدّین!
عظیم عطیۂ رحمان ہے خیال نہیں

گزشتہ تاریخ : بدھ ۲۳ مئی ۲۰۰۱ء
موجودہ تاریخ : بدھ ۲۴ ستمبر ۲۰۰۳ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نعت

حضرتِ سیّدُ الانبیاء والمرسلینؐ

وہ بادشاہِ انبیاء، وہ تاجدارِ اولیاء
محبوبِ ذاتِ کبریاء یعنی محمدؐ مصطفیٰ
وہ رحمۃٌ للعالمین سلطانِ پاکِ ملکِ دین
وہ ھادیٔ حقُّ الیقین یعنی محمدؐ مصطفیٰ
اقدس ہے اسکا سلسلہ عالی ہے اسکا مرتبہ
قرآن ہے اس کا معجزہ یعنی محمدؐ مصطفیٰ
وہ مفخرِ سب مرسلین وہ سرورِ سب کاملین
وہ رحمتِ دنیا و دین یعنی محمدؐ مصطفیٰ
وہ پیشوائے مرسلین وہ ہے شفیعُ المذنبین
مقصودِ ربُّ العالمین یعنی محمدؐ مصطفیٰ
وہ تھا نبی وہ تھا صفی علمِ الٰہی میں غنی
محتاج اس کے ہیں سبھی یعنی محمدؐ مصطفیٰ
جس شب گئے پیشِ خدا افلاک سب تھے زیرِ پا
لولاک ہے اس کی ثناء یعنی محمدؐ مصطفیٰ

نورِ مجسّم وہ نبی خود اسمِ اعظم وہ نبی
سب سے مقدّم وہ نبی یعنی محمّد مصطفیٰ

میں ہوں نصیرِ خاکسار اے سیّدِ عالی وقار
راضی ہے تجھ سے کردگار جنّت تجھی سے پُربہار

یعنی محمّد مصطفیٰ یعنی محمّد مصطفیٰ

اتوار ۱۳ر جنوری ۲۰۰۲ء

ISWLS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

علمِ روحانی

عزیزو! جان و دِل کرنا فدائے علمِ روحانی
کہ ہم آئے ہیں دنیا میں برائے علمِ روحانی

ہماری زندگانی کی غرض ہاں معرفت ہی ہے
مگر یہ آنہیں سکتی سوائے علمِ روحانی

خودی کو اشکِ الفت میں ہمیشہ دھولیا کرنا
اِسی سے سن سکے گا دِل صدائے علمِ روحانی

مریضِ جہل کا ہمدرد ہو جانا اگر چاہو
تو ہر قیمت پہ کر دینا دوائے علمِ روحانی

اِسی میں رازِ قرآن ہے اسی میں نورِ یزدان ہے
کہ ہے سب سے بڑی رحمت عطائے علمِ روحانی

اِسی کی قدر و قیمت ہے خدا کی بادشاہی میں
بہائے دین و دنیا ہے بہائے علمِ روحانی

غبارِ دہر اس کی رفعتوں کو چھو نہیں سکتا
فلک سے بڑھ کے عالی ہے فضائے علمِ روحانی

فلک پر تم نہ جا سکتے ، اسی کا شکر کرنا ہے
کہ خود جھک کے آیا ہے سمائے علمِ روحانی

علاجِ دردِ نادانی نہیں ہوتا ہے دنیا میں
مگر یہ ہے کہ حاصل ہو شفائے علمِ روحانی

عروسِ روح کا سنگارِ کامل کس طرح ہو گا
نہ ہو جب تک اسے حاصل ردائے علمِ روحانی

وہ اِک دنیا پہ مرتا ہے یہ اِک عقبیٰ پہ مرتا ہے
تمہیں ہونا ہے جیتے جی فنائے علمِ رُوحانی

طلوعِ نورِ یزداں ہو فروغِ صبحِ عرفاں ہو
ضیا پاشی کرے دِل میں ضیائے علمِ روحانی

بہت ہیں نعمتیں لیکن نہیں ہے کوئی شی ایسی
کہ عاقل منتخب کر لے بجائے علمِ روحانی

وہ اِک گنجینۂ دولت وہ اِک سرچشمۂ لذّت
وہ اِک کانِ حلاوت ہے غذائے علمِ روحانی

خدا کی اِک رضا صد ہا رضائیں لے کے آتی ہے
عظیمُ الشّان ہے سب سے رضائے علمِ روحانی

دِلِ سنگیں سے جاری ہوتے ہیں علم کے چشمے
مرے مولا نے مارا ہے عصائے علمِ روحانی

کہاں یہ دولتِ دنیا کہاں گنجینۂ عرفاں
زہے قسمت کہ مل جائے غنائے علمِ روحانی

تعجّب ہے کہ اس محبوب کی ازبس لِقائیں ہیں
لِقائے جانفزا اس کی لِقائے علمِ روحانی

برسنے کو تُلی بارش دلوں کے باغ و گلشن پر
وہ دیکھو بدلیاں لائیں ہوائے علمِ روحانی

امامِ وقتؑ کے در کی غلامی کر نصیر الدّین
یہیں پر بن کے رہنا ہے گدائے علمِ روحانی

۱۶۔ اگست ۱۹۷۹ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

مناجات بدرگاہِ قاضیُ الحاجات

الٰہی شکرِ نعمت کے لئے اب چشمِ گریاں دے
"فنائے عشق ہو جاؤں" یہی ہر لحظہ ارماں دے

اِطاعت آنسوؤں سے ہو عبادت آنسوؤں سے ہو
محبّت آنسوؤں سے ہو مجھے اک ایسا ایماں دے

مجھے یہ گریہ وزاری ہمیشہ تازہ رکھتی تھی
خدایا میری علّت کی یہی ہے کُہنہ درماں دے

مناجاتوں میں سب احباب اکثر گڑگڑاتے ہیں
تو اپنے فضل سے ان کو الٰہی گنجِ قرآں دے

بھلی لگتی ہے بیحد آنسوؤں کی گوھر افشانی
خداوندا کرم کر ہم کو چشمِ گوہر افشاں دے

ترے قرآنِ اقدس میں جواھر ہی جواہر ہیں
اِسی دریائے رحمت سے خدایا دُرّ و مرجاں دے

حبیبِ کبریا ہے وہ کہ تاجِ انبیاء ہے وہ
محمّد مُصطفیٰؐ ہے وہ اسی کا ہم کو فرقاں دے

علیؑ قرآنِ ناطق ہے علیؑ ہی بابِ حکمت ہے
اسی کی رہنمائی سے دلوں کو نورِ عرفان دے

امام و حُجّتِ قائمؑ کہ سلطان بھی ہے جانان بھی
نصیرالدّین کو یاربّ ہمیشہ وصلِ جانان دے

ذوالفقار آباد، گلگت ، ۷۔ جون ۱۹۹۹ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

وحدتِ انسانی اور امنِ عالم

جان فدا کر دوں گا میں خود امنِ عالم کے لئے
تا کہ قربانی ہو میری ابنِ آدمؑ کے لئے
دل ہے زخموں سے بھرا اس انتشارِ قوم سے
میں کہاں جاؤں گا یاربّ! دل کے مرہم کے لئے
پرچمِ امن و اماں دنیا میں کب ہوگا بلند؟
کون جان دیتا ہے دیکھو ایسے پرچم کے لئے؟
صلحِ کُلّ کا اک زمانہ کب جہاں میں آئے گا؟
کیا جہاں پیدا ہوا ہے جنگ و ماتم کے لئے؟
اتحاد و امن کی کوشش کرو اہلِ قلم!
آ گئے ہیں ہم جہاں میں سعیٔ پیہم کے لئے
عالمِ انسانیت جب اس قدر بیمار ہے
رحم کیوں آتا نہیں ہے ابنِ مریمؑ کے لئے؟
اتفاقِ قوم میں ہیں برکتیں ہی برکتیں
نوجوانو! عہد کر لو صلحِ محکم کے لئے

آبیاری ہے نہ بارش باغِ دل اب خشک ہے
رات بھر رونا پڑے گا اب تو شبنم کے لئے

عشق کا غم چاہیے مجھکو نہ کوئی اور شے
میں تو پیدا ہو گیا ہوں عمر بھر غم کے لئے

اک نرالا یار ہمدم ہے وہی ہم راز ہے
مر رہا ہوں جیتے جی میں اپنے ہمدم کے لئے

اے نصیر الدّین اب دنیا کو یہ پیغام دو
"جان فدا کر دوں گا میں خود امنِ عالم کیلئے"

۱۲ر اکتوبر ۱۹۹۹ء

Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

دُعائے جماعت خانہ کے فیوض و برکات

مومن کو سدا رحمتِ رحمان دعا ہے
طاعت میں یہی مقصدِ قرآن دعا ہے
مَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً سے دعا ہی کو سراہا
اللہ نے، پس مایۂ ایمان دعا ہے
یہ میوۂ توفیق ہے یہ مغزِ عبادت
بس حاصلِ ایمانِ مسلمان دعا ہے
مولا کی اطاعت میں جھکا دو سرِ تسلیم
سمجھو کہ تمہیں ثمرۂ فرمان دعا ہے
تم راہِ حقیقت میں دعا ہی سے مدد لو
اس راہ میں جب شمعِ فروزان دعا ہے
گر جان میں ہے کوئی مرض یا کہ بدن میں
ہر درد و مرض کے لئے درمان دعا ہے
جب جلوۂ انوارِ الٰہی کی طلب ہو
دیکھو کہ تمہیں دیدۂ عرفان دعا ہے

ہے عالمِ دل نورِ حقیقت سے منوّر
خورشیدِ ضیا بخشِ دِل وجان دعا ہے

دنیا میں اگر رنج والم ہے تو نہیں غم
صد شکر کہ یاں روضۂ رضوان دعا ہے

معلوم ہوئی توبۂ آدمؑ کہ دعا تھی
پھر نوحؑ کا وہ باعثِ طوفان دعا ہے

ہو جائے اگر آتشِ نمرود ہویدا
ہو کوئی خلیلؑ اب بھی گلستان دعا ہے

یونسؑ کو دعا ہی نے دلائی ہے خلاصی
ہر دَور میں بس رحمتِ یزدان دعا ہے

ہاں خضرؑ ہوا زندۂ جاوید اِسی سے
دنیا میں یہی چشمۂ حیوان دعا ہے

موسیٰؑ کو عصا اور یدِ بیضا کے نشانے
حاصل جو ہوئے وجہِ نمایان دعا ہے

عیسیٰؑ میں جو تھا معجزۂ روحِ مقدّس
اِس معجزہ کی حکمتِ پنہان دعا ہے

احمدؐ جو ہوئے گوشہ نشین غارِ حرا میں
مقصودِ نبیؐ شمعِ شبستان دعا ہے

مولائے کریم دھر میں ہے نورِ الٰہی
اس نور سے کچھ فیض کا امکان دعا ہے

گر نورِ امامت مثلِ راہِ خدا ہے
اِس راہ میں بھی مشعلِ ایقان دعا ہے
عاشق نے جو کچھ دیکھ لیا دیدۂ دل سے
صد گونہ یہاں جلوۂ جانان دعا ہے
تو شام و سحر آ کے یہاں ذکر و دعا کر
اخلاق و عقیدت کی نگہبان دعا ہے
جس راہ سے منزلِ وحدت کا سفر ہے
منزل کی طرف وہ رہِ آسان دعا ہے
اِس نظم نصیرؔی میں ہے اِک گنجِ حقائق
گنجینۂ پُر گوہرِ رحمان دعا ہے

شوال ۱۳۹۵ھ ۔ اکتوبر ۱۹۷۵ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نورِ مجسّمؑ

خدائے ذوالجلال اپنے ارادوں پر جو قادر ہے
خدا کا نور امامِ حقؑ جہان میں حیّ و حاضر ہے

بچشمِ نور بین دیکھے اگر کوئی علیِؑ دہرؑ
درخشاں مہر کی مانند اس دنیا میں ظاہر ہے

کتاب اللہ کے علم و عمل کا ضامن و عالم
زمانے کے تقاضے پر وہ فرمانے کا ماہر ہے

کتاب اللہ میں احکام ہیں ہر اک زمانے کے
زمانے کا امامؑ اسرارِ قرآنی پہ قادر ہے

نبیوں کی شریعت کا وہی مقصودِ کُلّی ہے
زمین و آسمان اس اشرف و اکمل کی خاطر ہے

خدا کا نور ہے وہ اِس لئے ہر شی پہ قادر ہے
وہی دانائے کُل ہے عالِمِ مافی الضّمائر ہے

صلاحِ خلقِ عالم کے لئے آیا ہے دنیا میں
ہے جس کا آشیاں عرشِ الٰہی پر وہ طائر ہے

خدا کی آنکھ ہے وہ اس سے کوئی شے نہیں مخفی
وہ کل موجودِ کونین پر مُدام الوقت ناظر ہے
خدا کی معرفت ہی ہے امامِ وقتؑ کی پہچان
جسے حاصل ہو اس کی معرفت شادان و فاخر ہے
نصیرؔ اپنا قلم رکھ اعترافِ عجز ہی بہتر
ثنا و مدح مولا کی تری طاقت سے باہر ہے

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

علم و عمل کی افضلیّت

خورشیدِ عیان عالمِ جان علم و عمل ہے
معمارِ جہان گنجِ نہان علم و عمل ہے

تحقیق یہی ہو گئی ہے فکر و نظر سے
سرمایۂ اقوامِ جہان علم و عمل ہے

ہر فرد کی معراجِ ترقی بھی یہی ہے
ہاں مرتبۂ کون و مکان علم و عمل ہے

یہ خاصۂ انسان ہے یہ فضلِ خدا ہے
عزّت کے لئے روحِ روان علم و عمل ہے

پتّھر کی نہ قیمت ہے نہ سودا کبھی ہو گا
بس بیش بہا گوہرِ کان علم و عمل ہے

فردوسِ برین جانِ چمن چہرۂ جانان
در عالمِ دل جلوہ کنان علم و عمل ہے

ہے اشرف و اعلائے خلائق وہی انسان
ہو جائے اگر اس سے عیان "علم و عمل" ہے

جو چیز سدا باعثِ صد فخر و خوشی ہے
وہ میوۂ دل راحتِ جان علم و عمل ہے

اک بھید ہے اس عالمِ شخصی میں بڑا سا
وہ سِرّ ازل رازِ جنان علم و عمل ہے

اک نغمۂ قدسی ہے نہان ذاتِ بشر میں
وہ زمزمۂ پیر و جوان علم و عمل ہے

عِلیّین میں اک زندہ کتاب بول رہی ہے
وہ معجزۂ شرح و بیان علم و عمل ہے

کچھ اور خزانہ نہیں مطلوب نصیؔرا!
دنیا میں فقط گنجِ گران علم و عمل ہے

گزشتہ تاریخ: ۳۰ جولائی ۱۹۹۵ء، کراچی
موجودہ تاریخ: جمعہ ۱۹ ستمبر ۲۰۰۳ء

انسان کے گوناگون اوصاف

سرِّ یزدان ہے تو انسان ہے
گنجِ پنہان ہے تو انسان ہے

حاصلِ معرفت حقیقتِ روح
رازِ قرآن ہے تو انسان ہے

زُبدۂ کائنات و اشرفِ خلق
جان و جانان ہے تو انسان ہے

صورتِ علم و پیکرِ حکمت
جانِ عرفان ہے تو انسان ہے

بانئ دین و کافرِ مطلق
کفر و ایمان ہے تو انسان ہے

عالمِ برزخ و جہیم و جنان
حور و غلمان ہے تو انسان ہے

جس کو سجدہ کیا فرشتوں نے
نورِ رحمٰن ہے تو انسان ہے

نازنین و حسین و سرو بدن
ماہِ کنعان ہے تو انسان ہے

شاہِ وحش و طیور و جنّ و پری
گر سلیمانؑ ہے تو انسان ہے

عامۃ النّاس تا ولیؑ و نبیؐ
نوعِ انسان ہے تو انسان ہے

رندِ بے باک و صوفیٔ صافی
ریب و ایقان ہے تو انسان ہے

دہریِ و بت پرست و صاحبِ دین
یا مسلمان ہے تو انسان ہے

حسنِ رُوئے جہان و جلوۂ جان
کونِ امکان ہے تو انسان ہے

اوّل و آخر و عیان و نہان
مُلک و سلطان ہے تو انسان ہے

گرچہ یہ راز ہے کہ جنّ و مَلک
یا کہ شیطان ہے تو انسان ہے

الغرض اس بقائے کُلّی کا
بحرِ عمّان ہے تو انسان ہے

منقسم ہے بقا مدارج میں
ان کا پایان ہے تو انسان ہے

یا بقا فی المثل ہوئی شب و روز
اس میں گردان ہے تو انسان ہے

فانی و باقی و عتیق و جدید
ذکر و نسیان ہے تو انسان ہے

وہ کہیں نور ہے کہیں ظلمت
راہ و رہدان ہے تو انسان ہے

وہ کہیں رنج ہے کہیں راحت
درد و درمان ہے تو انسان ہے

ہے حقیقت یہی بقولِ نصیرؔ
سرِّ یزدان ہے تو انسان ہے

موجودہ تاریخ: جمعہ ۱۹، ستمبر ۲۰۰۳ء

Institute for Spiritual Wisdom Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ڈائمنڈ جوبلی

جشنِ ڈائمنڈ جوبلی کا ماہِ انور کون ہے؟
جس کو ہم ہیروں میں تولیں گے وہ دلبر کون ہے؟

سر پہ ہے تاجِ امامت علم گویا ذوالفقار
رونقِ تختِ خلافت زیبِ منبر کون ہے؟

نورِ حق آیا زمین پر تاکہ ہو فضل و کرم
ورنہ اس عالم میں ایسا بندہ پرور کون ہے؟

چودہ طبقوں کے نفوس اور عالمِ ارواح بھی
دیکھئے سجدے میں ہیں اللہ اکبر کون ہے؟

باغِ عالم میں تو وہ گل ہے جو مرجھاتا نہیں
جلوۂ نورِ خدائی! تجھ سے بڑھ کر کون ہے؟

آفتابِ نور ہے یا طور کی تجلی ہے تو
کون ہے پوچھو ذرا یہ پاک گوہر کون ہے؟

ہاں علیؑ اب بھی علیؑ ہے نورِ باطن دیکھ لو
میں بتاؤں دوستو اس وقت حیدرؑ کون ہے؟

شاہِ شاہانِ دو عالم شاہ کریمِ کارساز
ان سے اکرم، ان سے افضل، ان سے برتر کون ہے؟

پہلے چاندی بعد میں سونے میں مولا تُل گیا
اب تو ہیروں میں تلے گا ان کا ہمسر کون ہے؟

خُلد میں ہرگز نہ جاؤں حشر کے دن میں کبھی
گر ترا در چھوڑ جاؤں مجھ سا کافر کون ہے؟

پردۂ دل سے سکھاتا ہے مجھے طرزِ غزل
کیا بتاؤں میں تمہیں اس دل کے اندر کون ہے؟

اس جہاں سے اس جہاں تک سب مراحل طے ہوئے
ہم کو شہ کی رہبری میں ایسا رہبر کون ہے؟

بزمِ شاہی میں نصیرؔا تو کیوں خاموش ہے؟
شعرِ رندانہ سنا تجھ سا سخن ور کون ہے؟

ایڈیٹنگ کی تاریخ : ہفتہ ۵ مئی ۲۰۰۱ء

فنا فی اللّٰہ

تو ھُو میں فنا ہو جا تب گنجِ نہاں تو ہے
یوں ہو تو سمجھ لینا وہ جانِ جہاں تو ہے

اسرارِ خودی کو تو اے کاش سمجھ لیتا
اِس عالمِ شخصی میں اک شاہِ شہاں تو ہے

ہر چیز تجھی میں ہے بیرون نہیں کچھ بھی
ہے ارض و سما تجھ میں اور کون و مکاں تو ہے

تو ارض میں خاکی ہے افلاک پہ نوری ہے
یاں ذرّۂ گم گشتہ واں شمسِ عیاں تو ہے

ناقدریِ دنیا سے مایوس نہ ہو جانا
جا اپنا شناسا ہو جب گوہرِ کاں تو ہے

اِس آئینۂ دل میں اک چہرۂ زیبا ہے
اے عاشقِ مستانہ وہ چہرۂ جاں تو ہے

اِس عالمِ شخصی میں سلطانِ معظم ہے
تو اس میں فنا ہو جا پھر شاہِ زماں تو ہے

آئینِ جہان دکھ ہے تو اِس سے نہ گھبرانا
پیری سے نہ ہو غمگیں جنّت میں جوان تو ہے
تو چشمِ بصیرت سے خود کو کبھی دیکھا کر
جو حسن میں یکتا ہے وہ رشکِ بُتان تو ہے
بھرپور تجلّی سے باطن ہے ترا پُر نور
ہر چہرۂ جنّت تو، جب رازِ جنان تو ہے
تو ساری خدائی میں اعجوبۂ قدرت ہے
تو معجزۂ حق ہے اور اس کا نشان تو ہے
تو خامۂ لاہوتی تو نامۂ جبروتی
پھر اُس کی زبان تو ہے اور شرح و بیان تو ہے
اشعارِ حکیمانہ! ہے دل میں کوئی استاد؟
اے جان و دلِ حکمت! ہے میرا گمان تو ہے
کہتا ہے نصیرؔ تجھ کو اے عاشقِ آوارہ!
تو ھُو میں فنا ہو جا تب گنجِ نہان تو ہے

پیر ۲، جمادی الاوّل ۱۴۱۷ھ۔ ۱۶، ستمبر ۱۹۹۶ء

یہ خواب ہے یا بیداری؟

جواب: خواب نہ تھا، مدہوشی تھی

میں نے کل ظاہرِ اعلیٰؑ دیکھا | اُس خفی نور کو جلی دیکھا
وہ امامِ مبینِ آلِ رسولؐ | قبلۂ عاشقانِ اہلِ قبول
سر جھکا کر غریب نے سلام کیا | آنسوؤں کی زبان سے کلام کیا
اے سر تو سجدہ کر کہ ترا فرض سجدہ ہے | انکارِ سجدہ جس نے کیا وہ تو راندہ ہے
اے آنکھ کہاں ہیں ترے اشکوں کے وہ گوہر | اب شاہ کے قدموں سے کر وانکو نچھاور
اے نارِ عشق تجھ کو سلام ہو ہزار بار | تیرے کرم سے عاشقِ بیدل کو مل گیا قرار
ہم مردہ تھے کہ اُس نے ہمیں زندہ کر دیا | چہرے اداس تھے کہ تابندہ کر دیا
نورِ رحمت کی سخت بارش تھی | ہر طرح کی بڑی نوازش تھی
ہم کو یہ اک نئی حیات ملی | علم و حکمت کی کائنات ملی
دستِ پُر نور میں کمالِ معجزہ ہے | خاک کو چھو کے زر بناتا ہے سنگ کو وہ گوہر بناتا ہے
نورِ عشقِ مرتضاؑ! ہر لحظہ ہو تجھ پر سلام | بندگانِ ناتمام تجھ ہی سے ہوتے ہیں تمام

میں ہوں نصیرِ خالی وہ ہے نصیرِ معنی
میں ہوں غلامِ ناکس وہ ہے امامِ اقدسؑ

مرکزِ علم و حکمت، لندن — جمعرات ۲۱ جون ۲۰۰۱ء

ایڈیٹنگ کی تاریخ: بدھ ۲۹، اکتوبر ۲۰۰۳ء

فکرِ قرآن

اس جہان میں جبکہ قرآن کنزِ رحمان آگیا
رحمتوں اور برکتوں کا ایک طوفان آگیا

بحرِ قرآن بحرِ گوہر زا ہے عُقلاؔ کے لئے
تاکہ ہر عاقل یہاں سے اپنے دامن کو بھرے

دین و دانش علم و حکمت فکرِ قرآنی میں ہے
راہِ جنّت رازِ لذّت فکرِ قرآنی میں ہے

برکتیں ہی برکتیں ہیں فکرِ قرآن میں سدا
عاشقانِ فکر را گُو مرحبا صد مرحبا

یہ دوائے ہر مرض ہے آزما کر دیکھ لے
دور مت ہو جا عزیزا ! اندر آکر دیکھ لے

چشمۂ لذاتِ عقلی فکرِ قرآنی میں ہے
منبعِ نعماتِ روحی فکرِ قرآنی میں ہے

تا نہ بُردی رنج ہا را کی بیابی گنج را
عاقلان از فکرِ قرآن گنج ہا رایا فتند

فکرِ قرآنی سے لذّت گیر ہونا ہے تجھے
جب نہ ہو ایسا تو پھر دلگیر ہونا ہے تجھے
فکرِ قرآن ہے طریقِ کنزِ اسرارِ خدا
کنزِ اسرارِ خدا ہے گنجِ انوارِ خدا
فکرِ قرآن علم و حکمت اور یہی ہے معرفت
مایۂ ایمان و ایقان فکرِ قرآنی میں ہے
فکرِ قرآن ہے یقیناً کُلِّ کُلیاتِ علوم
ذرّۂ از علم و حکمت ہے نہیں باہر کہیں
راحتِ روح میوۂ جان فکرِ قرآنی میں ہے
چشمہ سارِ علم و عرفان فکرِ قرآنی میں ہے
فکرِ قرآن ہے تصوّف، اور اسی میں سائنس ہے
اور یہی ہے فیض بخشِ مکتبِ روحانی سائنس
تو تہی دامن ہے اب تک اے نصیرِ بے نوا
جبکہ قرآن دُرّ و مرجان کا سمندر ہے سدا

بدھ ۸، اکتوبر ۲۰۰۳ء

جشنِ علمی

غنچۂ دل مسکرا کر کہہ رہا ہے بار بار
موسمِ گُل سے ہوا ہے شہرِ گلگت لالہ زار
باغ و گلشن کے پرندے نغمہ ساز و نغمہ ریز
شاہِ مُرغانِ چمن ہے یہ میوٗن سب کو عزیز
نام اِس کا اوریول اور بول اِس کا پیچا پیچ
اسکے نغمے کے مقابل سارے نغمے ہیچ ہیچ
اک نرالی شان ہے اس جشنِ علمی کی یہاں
اجتماعِ اہلِ دانش پر ہے جنّت کا گماں
یوٗل میں اک بار آتا ہے ہمارا اوریول
آگیا جشنِ بہاراں تو خوشی کا چوغہ یوٗل
علم ہے فضلِ خدا ، ہاں علم ہے ، نور و ضیاء
علم ہے دائم یقیناً چشمۂ آبِ بقا
علم و حکمت کے لئے یہ جان بھی قربان ہو!
یا الٰہی یہ طلب عُشّاق کو آسان ہو!

علم کی رنگینیوں سے مست وحیران ہے نصیرؔ
عشقِ شاہنشاہِ حکمت نے کیا اسکو اسیر

ذوالفقار آباد، گلگت، پیر، ۱۳ مئی ۲۰۰۲ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

مستِ اَلست

کثرتِ ذکرِ خدا سے قلب کو پُر نور کر
علم وحکمت کی ضیا سے روح کو مسرور کر

عالمِ شخصی کو اپنا دن بدن آباد کر
نفس کے چنگل سے خود کو اے جری آزاد کر

خدمتِ خلقِ خدا ! صحرائے اعظم درمیان
سر کے بل چلنا ہے تجھ کو اے قلم اے پہلوان!

گل فشانی ہو بطرزِ باغِ فردوسِ برین
تاکہ جس سے شادماں ہوں سب کے سب اہلِ زمین

روح کی پہچان میں جنّت بھی ہے دیدار بھی
تاج وتختِ سلطنت بھی علم کا دربار بھی

ہے شہنشاہِ دو عالم "نور" مولانا کریم
تو فنا ہو کر اسی میں دیکھ اسرارِ عظیم

میرے مولا نے مجھے لوگوں سے قربان کر دیا
اس "خلیلی" کام سے دنیا کو حیران کر دیا

میں نے نیّت کی عِیالُ اللہ کی خدمت کروں
گر رضائے حق ہے اس میں پھر یہی طاعت کروں

چشمِ ظاہر میں نصیرُ الدّین ہے شخصِ حقیر
باطِناً مستِ ازل بھیدوں سے پُر ہے یہ فقیر

نصیرےٴ عشقےٴ کتاب عالَمَ فرِیش میئمی + سرِشئےٴ غیبےٴ جہان ذم غبر سُوائی لہ سبُور

جمعہ ۱۹، ستمبر ۲۰۰۳ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

جان نثارانِ علیؑ

دوستدارانِ علیؑ سے جان فدا کر اے نصیرؔ!
جان نثارانِ علیؑ سے جان فدا کر اے نصیرؔ!

جان ہی کو روح سمجھ لے اے عزیزِ ہوشمند!
جان ہی ہے کنزِ عرفان اے حبیبِ ارجمند!

جان ہی ہے اک جہان اور جان ہی ہے آسمان
جان میں ہے عرشِ اعلیٰ اور خدائے ذوالجلال

خودشناسی معرفت ہے اے برادر آگے آ
جان میں جنّت ہے دیکھو، جان میں مُلکِ خداؐ

عالمِ شخصی میں آجا اے عزیزِ محترم!
تاکہ حاصل ہو یہاں سے گنجِ اسرارِ خدا

کس غرض سے آگئے ہو اس جہاں میں یاد ہے؟
معرفت مقصودِ کُلّی ہے نہ بھولو ساتھیو!

گنجِ اسرارِ خدا ہے عارفوں کے واسطے
کامیابی منتظر ہے عاشقوں کے واسطے

ذکرِ دائم ہے طریقِ سالکانِ راہِ حق
دامنِ مولا ہے یہ اس کو نہ چھوڑ اے نورِ عین!

نورِ عینی ہے اگر تو عالمِ شخصی میں آ
تاکہ دیکھے گا کہ اصلاً کس کا ہے تو نورِ عین
روح کو پہچان لو اور اسی سے عشق ہو!
دین و دانش کا تقاضا بس یہی ہے دوستو!
حق تعالیٰ کی تجلّی لے خوشا حکمت میں ہے
اس لئے حکمت یقیناً ہو گئی خیرِ کثیر[2]
نورِ حق ظاہر نہ ہو جب عالمِ انسان میں
کوئی اندھا کس طرح کہلائے گا قرآن میں[3]
ایک تن میں ایک جان کہنا غلط ثابت ہوا
جبکہ جانیں ہیں یقیناً بے حساب و بے شمار
شعرِ پُر حکمت کہا کر اے نصیرِ دل فگار
تجھ پہ مولا کا کرم ہے اور تو ہے جان نثار

پیر، یکم مئی ۲۰۰۰ء

۱۔ (خدا کی بادشاہی)
۲۔ (۲ : ۲۶۹)
۳۔ (۱۷ : ۷۲)

پیغامِ روحانی بزبانِ حال

مِن جانبِ غزالہ مرحومہ

اے قبلہ! نہ کر غم کہ یہاں زندہ ہوئی ہیں
یہ اُس کی نوازش ہے کہ تابندہ ہوئی ہیں
ہیں حور و پری ساتھ کہ میں خود بھی پری ہوں
اس انجمنِ نور میں خوشیوں سے بھری ہوں
میں دخترِ روحانیٔ مولائے زماں ہوں
شہزادیٔ عالم ہوں مگر سب سے نہاں ہوں
ہم نور کی اولاد ابھی نور ہوئے ہیں
دنیا کی مصیبت سے بہت دور ہوئے ہیں
جنّت میں عجب شاہی محل ہم کو ملا ہے
ہم زندۂ جاوید ہوئے فضلِ خدا ہے
شاہوں کی طرح شاد ہیں ہم اس کا کرم ہے
بیماری نہیں، موت نہیں، اور نہ ہی غم ہے
ہاں تیری غزالہ پہ علیؑ سایہ فگن ہے
وہ اس لئے جنّت میں سدا زندہ چمن ہے

صدگونہ خوشی ہے ہمیں دیدارِ علیؑ سے
گنجینہ ملا ہے ہمیں اسرارِ علیؑ سے
طوفانی خوشی ہے ہمیں، تم ہم پہ نہ رونا
ڈیڈی ! ممی ! تم کبھی بے صبر نہ ہونا
لینا ہے تمہیں علم و عبادت کا سہارا
ہے دینِ خدائیؐ میں یہی شیوہ ہمارا
کس شان سے آیا ہے یہ پیغامِ غزالہ
روشن ہو زمانے میں سدا نامِ غزالہ

غزالہ بنتِ امام یار بیگ جنرل منیجر، آغا خان ہیلتھ سروسز، پاکستان، ناردرن ایریاز اینڈ چترال۔
غزالہ کی تاریخ پیدائش : ۱۵، جولائی ۱۹۸۷ء، تاریخِ وفات : ۸، جنوری ۱۹۹۹ء

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ (۲/۱۵۶)

تحفۂ لازوال برائے لِٹّل اینجلز

لِٹّل اینجلز سب کے سب بفضل اللہ ہمارے ہیں
مجھے حُبّ ِ علی جیسے یقیناً سب پیارے ہیں

کیا یہ حور و غلمان ہیں مثالِ زندہ گلدستے؟
کتابیں ہیں ؟ نوشتے ہیں ؟ نہیں اصلاً فرشتے ہیں

تمہارے ہر تبسّم میں نرالی گل فِشانی ہے
نباتی گل فشانی میں عزیزو ! کیا نشانی ہے؟

تمہارے شہر میں دیکھا ہمیشہ موسمِ گل ہے
پرندے مست نغمے ہیں صدائی سوزِ بلبل ہے

کمالِ علم و حکمت کو طلب کر ربّ العزّت سے
کہ مایوسی نہیں ہوتی خدا کے بحرِ رحمت سے

تیاری حربِ علمی کی نہ بھولو لشکرِ قائم!
جہان میں تا دمِ آخر جہادِ علم ہے دائم

نصیر الدّین کہتا ہے لٹل انیجلز ہمارے ہیں
مجھے حُبّ ِ علی جیسے یقیناً سب پیارے ہیں

روزِ یکشنبہ، ۲۴، دسمبر ۲۰۰۰ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

لِٹل اینجلز کا ترانہ

بموقعِ سالگرۂ حُبِّ علی ثانی

تاریخِ ولادت: جُمعۃُ المبارک ۱۶ جنوری ۱۹۹۸ء)

تم دھر میں آباد رہو میرے فرشتو!
خوش حال بنو شاد رہو میرے فرشتو!
مولائے کریم تم پہ سدا سایہ فگن ہو
گلزار ہو تم خانۂ حکمت کا چمن ہو
تم شمس و قمر جیسے حسین میری نظر میں
تم لعل و گُہر جیسے حسین میری نظر میں
تم اپنے گھروں میں بخدا سِکّۂ زرّ ہو
ڈیڈی ممی کے لئے تم نورِ نظر ہو
تم ہی تو ہو مکتب کے گلوں میں گُلِ رعنا
تم زیورِ حکمت سے سدا خود کو سجانا
تم شمس و قمر ہو کہ ستاروں کا فلک ہو!
بجلی کی چمک ہو کہ ست رنگی دھنک ہو!
آئینۂ قائم ؑ ہو زمانے میں مبارک!
گنجینۂ دائم ہو زمانے میں مُبارک!

تم علم وعمل ہی سے بنو ایک نمونہ!
قائمؑ کی اطاعت سے بنو ایک نگینہ!
مولا کے کرم سے کبھی مایوس نہ ہونا
تم نیک دعاؤں میں کنجوس نہ ہونا
تم ہو گُلِ سُوری! کہ ہو تم گُلِ ہیری؟
تم سیکھو نصیری اور سیکھو فقیری!

بدھ ۱۴ر جنوری ۲۰۰۴ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

توصیفِ قلم

اے قلم جنبشِ ازل ہے تو
قدرتِ ذاتِ لم یزل ہے تو

تجھ سے تحریرِ کائنات ہوئی
اے خوشا! حق کی تجھ سے بات ہوئی

ہے ہمارا قلم ترا سایہ
اِس کو تجھ سے مِلا ہے سرمایہ

وہ قلم اس جہان میں سلطان ہے
ذاتِ حق کی دلیل و برہان ہے

یہ قلم بادشاہِ دنیا ہے
جب سے علم و عمل کا چرچا ہے

اک قلم بر فرازِ عرشِ برین
اک قلم بر بسیطِ روئے زمین

علم کا اک جہان قلم میں ہے
رازِ کون و مکان قلم میں ہے

کام میں سر کے بل یہ چلتا ہے
جس سے دنیا زمانہ پلتا ہے

یہ سیاہی سے روشنی کر دے
دولتِ علم سے غنی کر دے

اِس کا قطرہ مثالِ بحرِ عمیق
گنجِ گوہر رہا ہے جس میں غریق

اَسپِ تازی کہ تیز طوفان ہے
بلکہ یہ اک جہازِ پرّان ہے

چشمۂ علم و منبعِ حکمت
باعثِ فخر و مایۂ عزّت

ارضِ جنّت ہیں اِس کے مکتوبات
کیف آور ہیں جس کے مشروبات

چپکے چپکے قلم کلام کرے
ساری دنیا اُسے سلام کرے

تو نہ شمشیر ہے نہ شیر ببر
پھر بھی طاقت میں تو رہا برتر

یہ کتابیں اسی کی پیداوار   جن کی رونق ہے رشکِ باغ و بہار
یہ قلم ہے کہ ہے عصائے کلیم   شر کو نگلے یہ اژدہائے عظیم
ہیں مبارک تمام اہلِ قلم   جن پہ اللہ کا ہوا ہے کرم
خدمتِ قوم ہے رضائے خدا   کام کر کام کر برائے خدا
یہ قلم تیرے پاس امانت ہے   حق ادا گر نہ ہو خیانت ہے
اے نصیرؔ خامہ بہت پیارا ہے   چونکہ اللہ نے اتارا ہے

ذوالفقار آباد، گلگت، ۲۸، ذوالحجہ ۱۴۱۴ھ ۔ ۹، جون ۱۹۹۴ء

ISWLS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

حاضر امام علیہ السّلام کی

ایک پُرحکمت توصیف

اے نورِ الٰہی تو ہمیں اپنی لِقا دے
اے خِضرِ زمانؑ! بہرِ خدا آبِ بقا دے

اے آلِ نبیؐ نورِ علیؑ ساقیِٔ کوثر
حقّا کہ تو ہے اسمِ خدا اعظم و اکبر

اے وارثِ آدمؑ کہ تو ہے ربّ کا خلیفہ
تو معجزۂ عرش ہے اور بہتر سفینہ

درویش کو یہ معجزۂ نور ہوا ہے
احباب گواہ ہیں کہ یہ مسطور ہوا ہے

آدمؑ سے یہی سِلسلۂ نور چلا ہے
ہے دائم و قائم کہ یہی نورِ خدا ہے

قرآنِ مجسّم ہے یہی شاہِ زمانہ
خالق نے بنایا ہے اسے اپنا خزانہ

اسرارِ الٰہی کا یہی گنجِ نہان ہے
اولادِ علیؑ آلِ نبیؐ سب کو عیان ہے

یہ علمِ لدنّی کا معلّم ہے یگانہ
تو نور سے خالی نہ سمجھ کوئی زمانہ

اے جانِ جہان شکر کہ حاصل ہے ترا عشق
ہر شخص مسافر ہے کہ منزل ہے ترا عشق

یہ بندہ نصیرؔ تجھ سے شب و روز فدا ہے
مولائے زمانؑ جبکہ تو ہی نورِ خدا ہے

سنیچر ۲۵ اکتوبر ۲۰۰۳ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

جشنِ یومِ تکبیر

بلبل کو اگر عشق و محبّت ہے چمن سے — قربان نہ ہو جاؤں کیوں اپنے وطن سے
یہ پاک زمین قائدِ اعظم کا وطن ہے — یہ قلعۂ اسلام ہے یہ باغِ عدن ہے
افواجِ وطن! تم ہی تو ہو اس کے نگہبان — ہے تم کو وراثت میں ملی "ہمّتِ مردان"
تم نعرۂ تکبیر سے دنیا کو ہلانا — اور لشکرِ ارواح و ملائک کو بلانا
ہو کر رہے آزاد اُدھر خطۂ کشمیر — جب معجزۂ فتح رہا نعرۂ تکبیر
بس میرے "دھماکے" کو فلک کہہ گیا آمین! — اور میری دعاؤں کو ملک کہہ گیا آمین!
ہم اہلِ وطن لشکرِ جرّارِ وطن ہیں — لوہے کی طرح سخت ہیں دیوارِ وطن ہیں
اس نعرۂ تکبیر میں ہے وحدتِ ملّی — وحدت کے سوا کچھ بھی نہیں غیرتِ ملّی

ہے نظمِ نصیرؔ ترجمۂ غلبۂ ملّی
اور یہ بھی سہی اس کو کہیں نغمۂ ملّی

کراچی ، پیر ۲۳ محرم الحرام ۱۴۲۰ھ - ۱۰ مئی ۱۹۹۹ء

ایک عارفانہ کلام

مولائے زمانؑ کی شانِ اقدس میں

وہ اسمِ خدا ہے تو وہی ذکرِ خدا ہے
عارف نے یہی مکتبِ باطن میں پڑھا ہے
وہ سلسلۂ نورِ ہدایت ہے ازل سے
وہ پاک و مُنزّہ ہے سدا عیب و خلل سے
معراجِ فلک عرشِ الٰہ کرسئ اعظم
مسجودِ ملک مظہرِ حق قبلۂ آدمؑ
صد شکر کہ مولائے زمانؑ آلِ نبیؐ ہے
اولادِ علیؑ واحد و یکتا ولی ہے
اللہ کا ہے نورِ عیاں چشمۂ اسرار
عشاق کے دل میں ہے سدا مطلعِ انوار
وہ دینِ خدا، کاشفِ اسرارِ قیامت
ہے مصحفِ ناطق کہ سنیں اہلِ سعادت
اے اسمِ خدا آنکہ تو ہے اعظم و اعلیٰ
حقّا کہ تو ہے نورِ علیؑ از ہمہ بالا
اے وارثِ سلطانِ محمد شہِ اکرمؑ
اے اِبن علیشاہؑ شہنشاہِ دُوعالم

اے نورِ خلافت کہ تو ہے نورِ امامت
آدمؑ سے چلی آگئی ہے تیری وراثت

خداوندا نصیر اُنے ہِکٹ ڈم ھُکن بأی
جماعتے غُم اچوکٹ لُم تکے فُکن بأی

جمعۃ المبارک ۷، نومبر ۲۰۰۳ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

قانونِ بہشت

(ایک بہشتی کی زبانِ حال سے)

یہ رَبّ کا کرم ہے کہ میں جنّت میں گیا ہوں
اِک نور یہاں ہے کہ مجھے اُس نے دیا ہے
(س) ہو گی کہ نہیں کل کو ہمیں تیری ملاقات؟
اے جان! بتا ہم کو بتا جلدی یہی بات؟
(ج) وہ کیسی بہشت ہے کہ نہ ہو جس میں ملاقات
یہ کیسا سوال ہے! صد حیف ہے، ہیہات!
دانا ہیں وہی لوگ جو جنّت کو سمجھتے
آیات کے باطن سے وہ حکمت کو سمجھتے
قانونِ بہشت دیکھ کہ وہ رحمتِ کُل ہے
واں کوئی نہیں خار فقط غنچہ و گُل ہے

گزشتہ تاریخ: جمعرات ۲۴، اگست ۲۰۰۰ء
موجودہ تاریخ: بدھ ۲۴، ستمبر ۲۰۰۳ء

نوٹ:۔ قانونِ بہشت سے وہ آیاتِ کریمہ مراد ہیں جو بہشت کی توصیف میں وارد ہوئی ہیں۔

ISW
Institute for Spiritual Wisdom Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ابرِ گوہر ریز

کامیابی کا سبب یہ ہے کہ وہ شب خیز ہے
گریہ وزاری میں گویا ابرِ گوہر ریز ہے

حق تعالیٰ نے ہمیں جب دستِ اعظم دیدیا
علم و حکمت کا نرالا ایک عالم دے دیا

علم کی نہریں بہادو جابجا بحرالعلوم!
تاکہ اک علمی قیامت ہو بپا بحرالعلوم!

تجھ کو مولا نے بنایا ساقیٔ آبِ بقا
تا نہ ہو کوئی کہیں بھی جہل وغفلت سے فنا

جو بھی ہو تیری نظر میں تشنۂ آبِ حیات
جام بھر بھر کر پلا دے ساقیٔ عالی صفات

یار کے مشکین قلم سے بوئے جنت آگئی
دل کی آبادی کی خاطر جوئے جنت آگئی

آبشارِ لعل و گوہر ہے مثالِ کلکِ یار
گنجِ گوہر میں جواہر آگئے ہیں بے شمار

ترجموں میں شک نہیں صمصام کا بھی ہاتھ ہے
شکر ہے صد شکر ہے ہاں وہ فرشتہ ساتھ ہے

جو فرشتہ ہو زمیں پر معجزانہ کیوں نہ ہو
رحمتوں اور برکتوں کا اِک خزانہ کیوں نہ ہو

اِک فرشتہ ہے ظہیرِ بالقب "جانِ نصیر"
خوب خادم علم کا ہے، خوب ہے دانش پذیر

جو علی کی شان میں ہیں ان حدیثوں کی کتاب
رہتی دنیا تک رہے گا یہ خزانہ لاجواب

اے فقیرِ نامور یہ آپ کا احسان ہے
ان حدیثوں میں ہماری جان ہے ایمان ہے

اے فقیر، روشن ضمیر! اے علم و حکمت کے شہیر!
اے عزیزوں کے عزیز اے دین و دانش کے امیر!

عاشقانِ مرتضیٰ ؑ سے کیوں نہ ہو جاؤں فدا
تُو تو قربان ہو چکا ہے اے نصیرِ بے نوا

۳۰، ستمبر ۱۹۹۹ء

جشنِ زرّین

ازبرائے جشنِ زرّین ماہ وانجم آگئے
جب پیا پے یارِ جانی کے تراجم آگئے
دلکشی میں ترجمے ہیں تازہ دلہن کی طرح
پربہار و جانفزا ہیں باغ و گلشن کی طرح
ترجمے کو خود پڑھیں تو رو رہا تھا میں کبھی
وادیٔ حیرت میں ازخود کھو رہا تھا میں کبھی
سجدۂ شکرانہ تھا جب زار و گریاں گر گیا
میں فدائے یارِ جانی مست و حیراں گر گیا
ترجموں نے ان کتابوں کو تو مشہور کر دیا
دوستوں کے دل کو ازبس شاد و مسرور کر دیا
ترجمے سے ان کتب کو روحِ جنّت مل گئی
یہ حقیقت ہے کہ مجھ کو اور عزّت مل گئی
وہ قلم سے گل فشاں ہے اور زباں سے دُر فشاں
علم و حکمت کے جہاں میں کامیاب و کامراں
اہلِ مغرب کے لئے اب گنجِ عرفاں ہوگیا
جس نے دیکھا ہے خزانے کو وہ حیراں ہوگیا

وصفِ مولا سے بھری ہے ہر کتابِ مستطاب
کیوں نہ ہو پھر یہ خزانہ کل جہاں میں لاجواب
عشق و مستی کی قسم! سب ایک ہیں اے دوستان
فتحِ عالم ہے سنو اب شادمان ہو شادمان
ان کی ہر تحریر سے آتی ہے خوشبوئے گلاب
ہر عبارت دے رہی ہے عشقِ مولا کی شراب
فضل و احسانِ خدا ہے یہ فرشتہ آ گیا
ورنہ ہم ایسے کجا اور ایسے کارنامے کجا!
نامِ نامی ہے فقیر اور علم و حکمت میں امیر
تیرے اس علم و عمل کا صدقہ ہو جائے نصیر
اِک جہانِ علم ان کے ہاتھ سے آباد ہے
اس میں جو بھی بس رہا ہے شاد ہے آزاد ہے
جنگِ علمی میں نہ پوچھو ضربِ صمصامِ علیؑ
علم شمشیرِ علیؑ ہے دست ہے نامِ علیؑ
"یک حقیقت" نے بتایا ہم سبھی ہیں ایک جان
سب میں اک ہے ایک میں ہیں سب نہان
میرے عالم میں عزیزان میری روح کی کاپیاں
اس سے بڑھ کر ہیں سبھی اُس پُرفتوح[1] کی کاپیاں

۵۔ جولائی ۱۹۹۷ء

---

[1] پُرفتوح، فتوح، فتح کی جمع، پر فتوح، فتح پر فتح کرنے والا یعنی امامؑ جو ہمیشہ روحانی فتوحات کرتا ہے۔

مخمّس در شانِ شہیدانِ کارگل

یہ ہمت و جرأت کے چٹان لشکرِ ایمان — یہ غیرت و عظمت کے نشان لشکرِ ایمان
شیروں کی طرح حملہ کُناں لشکرِ ایمان — منزل کی طرف رواں دواں لشکرِ ایمان
ہیں زندۂ جاویدِ دو کَون میرے شہیدان

یہ شوقِ شہادت ہے کہ بس تم کو ملا ہے — یہ لطف و نوازش ہے یہی فضلِ خدا ہے
اِس جامِ شہادت میں بتاؤ کیسا مزا ہے — تم جان چکے ہو کہ یہی رازِ بقا ہے
ہیں زندۂ جاویدِ دو کَون میرے شہیدان

یہ موت نہیں، موت یہاں زندہ ہوئی ہے — ہر موت اِسی موت سے شرمندہ ہوئی ہے
ہاں جانِ شہید نور سے تابندہ ہوئی ہے — یہ فرطِ خوشی ہے کہ رخشندہ ہُوئی ہے
ہیں زندۂ جاویدِ دو کَون میرے شہیدان

اللہ رے! یہ مردِ مجاہد کی دلیری — خائف نہیں کرتی اسے شمشیرِ اسیری
اللہ کے شیروں کی صفت کیوں نہ ہو شیری — درویشِ درونی ہیں بے دلقِ فقیری
ہیں زندۂ جاویدِ دو کَون میرے شہیدان

جب ارض و سما لشکرِ غیبی سے بھرا ہے — ایسے میں اگر ڈر گئے ہم پھر یہ خطا ہے
ہوتا ہے وہی کام جیسے حکمِ خدا ہے — آج جسمی بقا ہے تو کل روحی بقا ہے
ہیں زندۂ جاویدِ دو کَون میرے شہیدان

قربانِ وطن ہو گئے ہیں اہلِ سعادت　　اک بندگیٔ خاصِ خدا ہے یہ شہادت
ہم کو بھی نصیب ہو کبھی ایسی عبادت　　اللہ کرم کر کہ یہی ہے تری عادت
ہیں زندۂ جاویدِ دو کَون میرے شہیدان

غازی ہے کوئی، کوئی شہید میرے جوانان　　اللہ کا احسان ہے اللہ کا احسان
دشمن ہے پریشان انگشت بدندان　　تم فاتحِ عالم ہو سنو لشکرِ ایمان
ہیں زندۂ جاویدِ دو کَون میرے شہیدان

یہ نظمِ نصیری ہے شہادت کا ترانہ　　یہ ملتِ اسلام کی وحدت کا نشانہ
یہ لشکرِ ایمان کی الفت کا خزانہ　　گلدستۂ خوش رنگ ہے از باغِ زمانہ
ہیں زندۂ جاویدِ دو کَون میرے شہیدان

۸۔ ستمبر ۱۹۹۹ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نعتِ حضرتِ خاتم الانبیاءؐ

مُخمّس

وہ پیغمبرِ خاصِ خدا وہ بادشاہِ انبیاء
وہ نورِ پاکِ اَولیاء یعنی مُحمّد مُصطفاء
صلّوا علیہِ وآلہٖ

وہ رحمۃ للعالمین وہ ھادیٔ دنیا و دین
وہ سب حسینوں سے حسین وہ مہ جبین وہ نازنین
صلّوا علیہِ وآلہٖ

خیرُ البشر ان کا لقب اور ھاشمی ان کا نسب
شاہِ عجم فخرِ عرب یعنی مُحمّد مُصطفا
صلّوا علیہِ وآلہٖ

قرآن کونِ معجزات ہے چشمۂ آبِ حیات
تیری ہے ساری کائنات اے سیّدِ عالی صِفات!
صلّوا علیہِ وآلہٖ

اے تاجدارِ دو جہان! تو نور کا ہے آسمان
ہر لحظہ تو ہے ضَو فِشان یعنی مُحمّد مُصطفا
صلّوا علیہِ وآلہٖ

جانِ نصیرِ بے نوا تیرے غلاموں سے فدا
محبوبِ ذاتِ کبریا یعنی محمدؐ مصطفٰے
صلوٰا علیہ وآلہٖ

یک شنبہ ۱۰ جون ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

مُسَدَّس

درویشِ ضعیف و بیمار ہوں — مظلوم و حزین و ناچار ہوں
کس کو سناؤں اپنا دکھ مولا؟ — ظاہر میں بے یار و مددگار ہوں
اَلْمَدَدْ یا عَلِیُّ الْاَعْلیٰ
اَلْمَدَدْ یا عَلِیُّ الْاَعْلیٰ

خامہ عصائے پیری — قرطاس دشتِ اعظم
میرا سفر ہے جاری — دن ہو کہ رات ہر دم
اَلْمَدَدْ یا عَلِیُّ الْاَعْلیٰ
اَلْمَدَدْ یا عَلِیُّ الْاَعْلیٰ

کب ہو گی وہ قیامت — اے صاحبِ کرامت؟
ہے کوئی شرط اس کی؟ — یا ہے کوئی علامت؟
اَلْمَدَدْ یا عَلِیُّ الْاَعْلیٰ
اَلْمَدَدْ یا عَلِیُّ الْاَعْلیٰ

معلوم نہیں مجھکو کس احمق نے دھکیلا — مولا نے کبھی مجھ کو نہ چھوڑا ہے اکیلا
یہ ارضی فرشتے ہیں سبھی میرے عزیزان — یہ فضل و کرم تجھ سے ہوا ہے شہِ دوران!
اَلْمَدَدْ یا عَلِیُّ الْاَعْلیٰ
اَلْمَدَدْ یا عَلِیُّ الْاَعْلیٰ

پیر یکم دسمبر ۲۰۰۳ء

فرہنگ

آ

آبِ بقا	آبِ حیات
آبِ زُلال	صاف پانی
آبیاری	پانی دینا، سیرابی
آشیان	گھونسلہ، نشیمن
آلِ عبا	وہ حضرات جن پر رسولؐ نے اپنا عبا ڈال کر فرمایا کہ یہ میرے اہلِ بیت ہیں، مراد اہلِ بیت، پنجتنِ پاکؑ
آن	وہ
آوازِ ساز	موسیقی کی آواز
آئینۂ ایزد نما	خدا کو دکھانے والا آئینہ
آئینۂ قائمؑ	حضرتِ قائمؑ کا آئینہ
آئینۂ ممکن نما	ممکن چیزوں کو دکھانے والا آئینہ

ا

ابرِ گوہر ریز	موتی برسانے والا بادل
ابنِ مریمؑ	حضرت مریمؑ کا بیٹا، حضرت عیسیٰؑ
احباب	حبیب کی جمع، دوست
ارجمند	عالی رتبہ، ذی شان
اِرم	جنت، بہشت
ارمان	خواہش، حسرت، شوق
اسپ تازی	عربی گھوڑا
استمداد	مدد طلب کرنا
اَسرار	سِرّ کی جمع، بھید
اَسرارِ نہانی	پوشیدہ راز
اسمِ خدا	خدا کا نام
اسیر	قیدی
اسیری	گرفتاری، قید و بند
اشتعال	جوش، بھڑکنا
اشرف و اعلائے خلائق	تمام مخلوقات میں افضل و برتر
اشرف و اکمل	سب سے زیادہ شریف اور سب سے زیادہ مکمل
اشرفِ خلق	مخلوقات میں سب سے بہترین
اشک	آنسو
اشکِ الفت	محبت کے آنسو
اصلِ اوّل	سرچشمۂ اوّل، منبعِ اوّل، قلمِ الٰہی
اطہر	انتہائی پاک
اعجوبۂ قدرت	قدرت کی نہایت عجیب چیز
افلاک	فلک کی جمع، آسمان
اقبال	سعادت، خوش نصیبی
اقدس	انتہائی پاک
اِکسیر	نہایت مؤثر دوا، کیمیا، وہ شے جو تانبے کو سونا اور رانگے کو چاندی

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

	بنادے
التفات	متوجہ ہونا، توجہ
اِلتیام	زخم بھرنا، تندرست ہونا
الحق	بے شک، درست و بجا
الف لام میم	حروفِ مقطعات
امامُ المتقین	پرہیزگاروں کا امام
امامُ المسلمین	مسلمانوں کا پیشوا
اُن با	آپ ہیں (بروشسکی زبان کے الفاظ)
انتشارِ قوم	قوم کا تتر بتر ہونا، منتشر ہونا
انجمنِ نور	نور کی محفل
انس و جان	انسان اور جنات
انگبین	شہد
انگشت بدندان	دانتوں میں انگلی رکھے ہوئے، حیران و پریشان
اِنّما	آیۂ انما (۵:۵۵)
انوار	نور کی جمع، روشنیاں
انوارِ ہُدا	ہدایت کے انوار
اہلِ سعادت	خوش نصیب لوگ
اہلِ نظر	حقیقت کی نظر رکھنے والے
اھلاً و سھلاً مرحبا	تیرا آنا مبارک ہے، خوش آمدید
ایزد	خدا
ایقان	یقین

ب

با	ساتھ
با اجلال	عظمت و بزرگی والا
با تکلّم	کلام کرتا ہوا، گویا
با صد عنایات و سخا	سو (۱۰۰) طرح کی مہربانیوں اور سخاوتوں کے ساتھ
باہمہ	سب کے ساتھ
بابِ حکمت	حکمت کا دروازہ
بادِ نسیم	صبح کی ٹھنڈی ہوا
بادۂ جان	جان کی شراب (روح کی شراب)
بارِ گران	بھاری بوجھ
بانگِ درا	گھنٹی کی آواز، قافلے کی رخصتی کے وقت گھنٹی کی آواز
بائی	ہے (بروشسکی زبان کا لفظ)
بپا	قائم ہونا
بُٹ	بہت، زیادہ (بروشسکی زبان کا لفظ)
بحر	دریا، سمندر
بحرُ العلوم	علوم کا سمندر (ڈاکٹر فقیر محمد ہونزائی صاحب کا لقب)
بحرِ رحمت	رحمت کا سمندر
بحرِ گوہرزا	موتی پیدا کرنے والا سمندر
بخش	بخشنے والا، دینے والا، مرکبات میں استعمال ہوتا ہے
بدلیاں	بادل کے ٹکڑے، چھوٹے چھوٹے بادل
بدیعُ الجمال	ایسا حُسن جس میں ہر لحظہ نیا پن ہو، عجیب و غریب حُسن والا
بر	پر، اوپر
برزخ	پردہ
برفراز	بلندی پر، اونچائی پر
برق	بجلی

ISWLS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

برق سوار	جسمِ لطیف پر سواری کرنے والا
برقی بدن	بجلی کا بدن، مراد جسمِ لطیف
برملا	کھلم کھلا، لوگوں کے سامنے، اعلانیہ
برھان	دلیل
بزمِ شاہی	شاہی محفل
بزمِ طرب	خوشی کی مجلس، خوشی کی محفل
بزمِ لقا	دیدار کی محفل
بستی	گاؤں، قصبہ
بسیط	پھیلا ہوا، وسیع
بلافصل	بغیر جدائی کے
بنا	بنیاد، جڑ
بُو رحیم	مولانا شاہ کریمؑ کی کنیت، یعنی شہزادہ رحیم کے والدِ محترم
بہائے دین و دنیا	دین اور دنیا کی قیمت، دین و دنیا کے دام
بہر	کے لئے، کے واسطے
بہرِ امتحان	امتحان کے واسطے
بہرِ خدا	اللہ کے واسطے
بہرِ مریدان	مریدوں کیلئے
بہرِ نیاز	عاجزی وانکساری کی خاطر
بہرہ	فائدہ، حصّہ
بہم	ایک ساتھ، اکٹھے
بے	حرفِ نفی، بغیر، سوا، بن
بے خود	مدہوش، بے خبر
بے رنج	جس میں کوئی غم نہ ہو
بے نوا	بے سامان، فقیر، بے کس
بیابی	تو پاتا ہے یا پائے گا، یافتن سے

مضارع

بیدل	رنجیدہ، اداس، افسردہ
بیش بہا	قیمتی

پ

پامال	روندا ہوا، مصیبت زدہ، خستہ حال
پایان	آخری حد، آخر
پائندہ	قائم
پرّان	اڑتا ہوا
پُر بہار	بہار ہی بہار
پُر فتوح	فتح پر فتح کرنے والا یعنی امامؑ جو ہمیشہ روحانی فتوحات کرتا ہے
پری زاد	پری کی اولاد، خوبصورت
پذیرائی	قبولیت، قبول کرنا
پنہان	چھپا ہوا، پوشیدہ
پیاپے	مسلسل، لگاتار
پیام	پیغام
پیدا	ظاہر
پیری	بزرگی، بڑھاپا
پیشِ خدا	خدا کے سامنے، خدا کے حضور
پیکر	صورت، چہرہ، شکل

ت

تابان	روشن، چمکتا ہوا
تابش	روشنی، چمک
تابندہ	روشن
تاجدار	بادشاہ، تاج کا مالک
تاجدارِ دوجہان	دونوں جہان کا بادشاہ (تاج کا

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science knowledge for a united humanity

	مالک)
تاخیر	دیر
تائیدِ الٰہی	خدائی مدد
تبسم	مسکراہٹ
تجرید	خالص ہونا
تجلّی	ظہور، جلوہ
تجلّیات	تجلّی کی جمع، ظہورات
تجلّیٔ خدائی	خداوندی جلوہ، خداوندی ظہور
تجمّل	خوبصورتی
تحفۂ لازوال	غیر فانی تحفہ
تخم	بیج
تخیّل	خیال، تصوّر
ترغیب	رغبت دلانا، ابھارنا
تُرّہات	بے معنی اور فضول باتیں، خرافات، مہملات
تشنۂ آبِ حیات	آبِ حیات کا پیاسا
تشنہ لب	نہایت پیاسا
تصوّف	تزکیۂ نفس اور معرفت کا طریقہ
تنگ دستی	غریبی، مفلسی
توانگر	دولت مند
توصیفِ لطیف	پاکیزہ اوصاف کا بیان، پاکیزہ تعریف
توضیح	وضاحت
توفیق	ہدایت، مہربانی
تہذیب وتمدن	شائستگی اور طرزِ معاشرت، ملکر رہنے کا طریقہ
تہی	خالی
تہی دامن	خالی دامن

ث

ثبات	قیام، قرار

ج

جادوئے دل کشی	دل کشی کا جادو
جاگزین	مقیم، ٹھہرنے والا، رہنے والا
جام	پیالہ، گلاس
جامِ جم	جامِ جمشید، وہ پیالہ جو جمشید بادشاہ کی خواہش سے حکمائے یونان نے بنایا تھا جس سے از روئے نجوم آئندہ کا حال معلوم ہوجاتا تھا
جان	روح
جانِ عاشق	عاشق کی روح
جانِ لذّت	لذّت کی روح
جاناں	محبوب، معشوق، پیارا
جانستاں	جان لینے والا
جانفزا	جان بڑھانے والا، خوشی بڑھانیوالا
جاں نثار	جان نچھاور کرنے والا
جُبہہ	جبین، پیشانی
جری	بہادر، شجاع، شیر دل
جز	سوائے
جز خدا	سوائے خدا کے
جسمِ کُلّی	کائناتی جسم، انسانِ کامل کا جسم
جسمِ لطیف	نورانی جسم، برقی جسم
جلوہ کناں	نمایاں، ظاہر

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

جلوہ گر	ظاہر
جلوہ نما	جلوہ دکھانے والا
جمیلِ کُل	تمام حُسن کا مالک
جِنان	جنت کی جمع، جنتیں، بہشتیں
جنبش	حرکت
جوابہائے حِکَم	حکمتوں کے ساتھ جوابات
جُود و سخا	بخشش اور سخاوت
جود و عطا	سخاوت، فیاضی، بخشش، مہربانی
جوف	خالی جگہ، خلا
جوئے جنت	جنت کی نہر
جہانِ جاویدان	دائمی دنیا، عالمِ بقا
جہانِ مثال	مثال کا عالم، عالمِ مثال
جحیم	دوزخ
جیم و کاف	مراد الجلیل و الکریم
جیندو	زندہ (بروشسکی زبان کا لفظ)

چ

چرخِ اخضر	نیلا آسمان
چرخِ اعظم	آسمانِ برترین
چشم و چراغ	محبوب
چشمِ گریان	روتی ہوئی آنکھ
چشمِ گوہر افشان	موتی بکھیرنے والی آنکھ
چشمِ نور بین	نور دیکھنے والی آنکھ
چشمہ	پانی کا سوتا، منبع
چشمۂ آبِ بقا	آبِ حیات کا چشمہ
چشمہ سار	وہ علاقہ جس میں چشمے بہت ہوں
چشمۂ لذاتِ عقلی	عقلی لذتوں کا سرچشمہ
چنین و چنان	ایسا ویسا، اِسکا اور اُسکا
چودہ طبق	سات زمین اور سات آسمان (کائنات)
چوغہ یوّل	جبہ پہن لے (بروشسکی زبان کا لفظ)
چہ	کیا
چہ انس و چہ جان	کیا انسان اور کیا جنات
چہ خوب	کتنا اچھا
چہرۂ زیبا	خوبصورت چہرہ

ح

حاوقاف	مراد اَلْحَیُّ الْقَیُّوم
حاملان	حامل کی جمع، اُٹھانے والے یعنی عرش کو اُٹھانے والے فرشتے
حامی	حمایت کرنے والا
حُبِّ علی	علیؑ کی محبت، (علامہ صاحب کے پڑپوتے اور والد کا اسمِ گرامی)
حبلِ خدائی	خدائی رسّی
حبل المتین	مضبوط رسّی
حبیبِ ارجمند	عالی مرتبت دوست
حبیبِ کبریا	خدا کا دوست، حضورِ اکرمؐ
حجاب	پردہ
حدِ کیفِ لامکان	لامکان کی کیفیت کی حد
حربِ علمی	علمی جنگ
حرم	خانۂ کعبہ کا احاطہ
حریم	خدا کا گھر
حزین	غمگین، رنجیدہ
حُسنِ مقال	حُسنِ کلام، اچھی بات

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

حظ	خوشی، لذت
حق الیقین	یقین کا آخری درجہ، فنا فی اللہ کا مرتبہ
حِکَم	حکمت کی جمع
حلقۂ فقر	درویشی کا دائرہ یا حلقہ
حملہ کناں	حملہ کرتے ہوئے
حمیم	دوست
حورِ عین	بڑی بڑی آنکھوں والی حور
حوض	تالاب، مراد حوضِ کوثر

خ

خار	کانٹا
خازن	خزانہ دار، خزانے کا مالک
خاصہ	عادت، صفت
خامہ	قلم، کلک
خامۂ لاہوتی	خدائی قلم (عقلِ کُل)
خاور	شرق (مشرق)
خائف	ڈرنے والا
خدّ وخال	شکل وصورت، چہرہ
خراج	لگان، زمین کا محصول، ٹیکس
خضرؑ	ایک پیغمبر جن کے بارے میں مشہور ہے کہ انہوں نے آبِ حیات پی لیا تھا، باطناً حضرت شعیبؑ کے حجت تھے (کتابِ سرائر)
خطہ	سرزمین
خُلد	ہمیشہ رہنے والی بہشت
خُلدِ بریں	جنتِ عالیہ، بلند بہشت
خلیلی	حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ سے منسوب
خندان	مسکراتا ہوا
خوابِ عدم	نیستی کا خواب
خوبان	خوب کی جمع
خود پرستی	خود پسندی
خود شکستی	خود کو توڑنا
خورشید	سورج
خورشیدِ ضیا بخش	روشنی دینے والا سورج
خوشا	بہت اچھا، کیا ہی اچھا (کلمۂ مسرت)
خوش خرام	اچھی چال والا
خیرُ الانام	بہترین مخلوق
خیرالبشر	بہترین بشر، بہترین انسان، پیغمبرؐ کا لقب
خیرِ کثیر	بہت ساری بھلائی
خیرہ	حیران، چندھیانا
خیمۂ خضرا	نیلا آسمان

د

دامان	دامن
دامانِ اطہر	انتہائی پاک دامن
دانش پذیر	حکمت اور دانائی حاصل کرنے والا
دختر	بیٹی
دران حال	اُسی حال میں
دربارۂ توصیفِ کتاب	کتاب کی تعریف کے بارے میں
در پردہ	حجاب میں، پردے میں
درختِ سربلندی	عزت والا درخت
درخشان	روشن، چمکتا ہوا

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

دُرّ	موتی
دُرفشان	موتی بکھیرنے والا، خوش بیان
دُرّومرجان	موتی اور مونگا
درشن	دیدار
درمان	دوا، علاج، چارہ گری
درونِ سنگِ ہستی	ہستی کے پتھر کے اندر، زندگی کے پتھر کے اندر
درویشِ درونی	باطنی درویش، اندر سے درویش
دشت	جنگل، صحرا، بیابان
دشتِ وحشت	وحشت کا بیابان، دیوانگی کا بیابان
دلبر	دل لے جانے والا، معشوق
دلبران	دلبر کی جمع، دل لے جانے والے،
دلپذیر	دل میں اترنے والا، پسندیدہ
دلدادہ	عاشق
دل فگار	جس کا دل زخمی ہو، غمگین
دل کشا	دل کو کھولنے والا
دلگیر	رنجیدہ، غمگین، ناخوش
دل نشین	دل پر اثر کرنیوالا، دل پر نقش ہوجانیوالا
دلِ سنگین	سخت دل
دلِ ویران	غیر آباد دل
دلق	گدڑی، درویشوں کا لباس
دمِ عیسیٰ	حضرت عیسیٰؑ کی پھونک جس سے مردے زندہ ہوجاتے تھے
دوامی	دائمیت، ہمیشگی
دوسَرا	دونوں جہان
دوکون	دونوں جہان
دہر	دنیا، زمانہ، وقت
دہری	بے دین شخص
دھنک	قوسِ قزح (Rainbow)
دیدۂ عرفان	معرفت کی آنکھ، شناخت کی آنکھ
دینِ متین	مضبوط دین، مستحکم دین

ڈ

ڈائمنڈ جوبلی	ساٹھ سالہ جشن، حضرت امام سلطان محمد شاہؒ کا ساٹھ سالہ جشنِ امامت

ذ

ذاتِ کبریا	بڑائی والی ذات، خدا تعالیٰ
ذرّہ	نہایت چھوٹا ٹکڑا، ریزہ
ذکر	تذکرہ، یاد
ذکرِ اعلیٰ	سب سے برتر ذکر
ذکرِ خفی	دل کی زبان سے کیا جانیوالا ذکر
ذکرِ دائم	مسلسل ذکر
ذوالفقار	دودھاری تلوار (مولا علیؑ کی تلوار)
ذوقِ نگاہِ طفل	بچے کی نظر کا شوق

ر

راحتِ روح	روح کی راحت، جان کی آسائش
راز	بھید
رازِ بقا	ہمیشگی کا راز
رازِ جنان	بہشتوں کا بھید
رازِ فتنہ	آزمائش کا بھید
رازِ لذّت	مزے کا بھید، لذّت کا بھید
رازِ نہانی	پوشیدہ راز

رانده	نکالا ہوا، دھتکارا ہوا، خارج
راہ	راستہ
راہِ جنت	جنت کا راستہ
راہِ ھدا	ہدایت کا راستہ
رُخِ حُسن و جمال	حسین و جمیل چہرہ
رِدا	چادر
رسنِ نور	نور کی رسّی
رفعت	بلندی
رمز	راز، بھید
رنج بُردنی	تکلیف اُٹھانا
رنج ہا	رنج کی جمع، تکالیف
رِند	شرابی
روان	جاری
روان دوان	چلتے ہوئے اور بھاگتے ہوئے
روحُ الامین	وہ روح جس کے پاس امانتیں ہیں، حضرت جبرائیلؑ کا لقب
روح پرور	روح کی پرورش کرنے والا
روحِ روان	زندگی کو قائم رکھنے والا
روحِ قرآن	قرآن کی جان یعنی امامِ آلِ محمدؐ
روزِ پسین	روزِ آخر، قیامت کا دن
روزِ محشر	قیامت کا دن
روشن ضمیر	عقلمند، فراست والا
روضۂ رضوان	بہشت کا باغ
روند لینا	پامال کر دینا، پاؤں کے نیچے مَلنا
رہبر	راستے پر لے جانے والا
رہدان	راہ جاننے والا، رہنما
ریب	شک

ز

زا	پیدا شدہ یا پیدا کرنے والا، مرکبات کے آخر میں استعمال ہوتا ہے
زار	عاجز
زُبدہ	خلاصہ
زرّ	سونا
زرّ بکف	توانگر
زمزمہ	دھیمی آواز میں گنگنانا، گریہ وزاری
زندۂ جاوید	ہمیشہ زندہ
زیبِ منبر	منبر کی زینت
زیرِ پا	پاؤں کے نیچے
زیرِ سماء	آسمان کے نیچے
زیرِ نگین	ماتحت، تابع
زیر و بم	نغمے کا اتار چڑھاؤ
زینت فزا	خوبصورتی بڑھانے والا

س

سار	کلمۂ کثرت
ساقیٔ آبِ بقا	آبِ حیات پلانے والا
ساکنِ خُلدِ برین	فردوسِ اعلیٰ میں رہنے والا
سایہ فگن	سایہ ڈالنے والا
سبطِ ختمِ رُسل	ختمِ رُسل (حضورِ اکرمؐ) کا نواسہ
سحرِ ستم	ظلم کا جادو
سخا	فیاضی
سخن ور	فصیح و بلیغ، شاعر، عالم، مقرّر
سدا	ہمیشہ
سراج	چراغ

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

سرخم	سر جھکا کر
سِرّ	راز
سِرِّ اعظم	سب سے بڑا راز
سِرِّ سِرِّ حیات	زندگی کے رازوں کا راز
سِرِّ سِرِّ نجات	نجات کے رازوں کا راز
سِرِّ وحدت	وحدت کا راز
سِرِّ یزدان	خدا کا بھید
سرمایۂ ایمان وایقان	ایمان وایقان کا سرمایہ
سَرو	ایک خوبصورت مخروطی شکل کا درخت، مجازاً معشوق کا قد
سرو وسمن	صنوبر کا درخت اور چنبیلی
سَرْوَر	سردار، بادشاہ، امیر
سُرور انگیز	خوشی دینے والا
سُرورِ عیشِ روحانی	روحانی زندگی کی خوشی
سعیِ پیہم	لگاتار کوشش
سفینہ	کشتی
سقیم	بیمار، خراب
سکّۂ زر	سونے کا سکہ
سلک	لڑی، ہار
سُو	سمت، جانب، طرف
سُوئے سما	آسمان کی طرف
سُوئے کمالات	کمالات کی طرف
سہل	آسان
سیرِ جوئبار	نہر کے کنارے چلنا
سین	سلطان محمد شاہؒ، پرنس علی سلمان خانؒ نامدار

ش

شادان	خوشحال، خوش
شاد	خوش، بےغم
شادکام	بامراد، کامیاب
شاہ	بادشاہ
شاہان	شاہ کی جمع، بادشاہ
شاہِ بتان	معشوقوں کا بادشاہ (بادشاہِ حقیقی)
شاہِ خوبان	حسینوں کا بادشاہ
شاہِ خوبانِ جہان	دنیا بھر کے خوبصورت لوگوں کا بادشاہ
شاہِ دوران	زمانے کا بادشاہ
شاہِ شہان	بادشاہوں کا بادشاہ، شہنشاہ
شاہِ کونِ حسینان	معشوقوں کی دنیا کا بادشاہ (معشوقِ حقیقی)
شاہِ محتشم	شان وشوکت والا بادشاہ
شاہِ مرسلین	رسولوں کا بادشاہ (حضورؐ)
شاہِ مرغان	پرندوں کا بادشاہ
شاہ سلامٌ علیک	اے بادشاہ آپ پر سلام ہو
شاہ وگدا	بادشاہ وفقیر
شباب	جوانی
شب خیز	رات کو اُٹھنے والا
شبستان	مسجد کی وہ جگہ جہاں رات کو عبادت کرتے ہیں
شبِ ماہتاب	چاندنی کی رات، پورے چاند کی رات
شبنم	رات کی نمی، اوس
شرابِ لالہ فام	سرخ رنگ کی شراب

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science knowledge for a united humanity

شرح و بیان	تفسیر، تفصیلی بیان، وضاحت
شش جہات	چھ سمتیں یا چھ اطراف
شفیع المذنبین	گناہگاروں کی سفارش کرنے والا
شمسِ عیان	آشکار سورج
شمشیر	تلوار، تیغ
شمعِ فروزان	روشن چراغ
شمعِ ھدا	ھدایت کی شمع، مراد مرکزِ علوم
شمیم	خوشبو، مہک
شہ	شاہ کا مخفف، بادشاہ
شہِ خوبان	حسینوں کا بادشاہ
شہِ دوران	زمانے کا بادشاہ
شہِ مختار	بااختیار بادشاہ
شہسوار	گھوڑسواری کا ماہر
شہسوارِ لافتیٰ	لافتیٰ کا شہسوار
شہیر	مشہور
شیدا	عاشق
شیرِ عرین	جنگل کا شیر
شیری	شیر کی صفت، بہادری
شین	شاہ کریم حاضر امام
شیوہ	عادت

ص

صاحب	مالک
صاحبِ حوضِ دلوا	حوضِ دلوا کے مالک، مراد مولانا علی علیہ السلام
صبحِ صادق	نور کا تڑکا
صبحدم	علی الصباح، صبح سویرے
صبور و حلیم	صبر کرنے والا اور نرم مزاج
صحیفہ	کتاب
صد	سو (بہت زیادہ)، کلمۂ کثرت
صد بار	سو (۱۰۰) دفعہ
صد حیف	سو گنا افسوس
صد گونہ خوشی	سو طرح کی خوشیاں، طرح طرح کی خوشیاں
صد وبال	طرح طرح کی مصیبتیں، سختیاں، عذاب
صدائے سوزِ بلبل	بلبل کی پُر درد آواز
صدق و صفا	سچائی اور پاکیزگی
صفاتِ کبریائی	عظمت و بزرگی کی صفات، خدائی صفات
صفحۂ عالم	دنیا کی سطح، دنیا کی فراخی
صفی	برگزیدہ، چنا ہوا
صلحِ کُل	بے تعصب، وہ شخص جو ہر مذہب و ملّت اور دوست و دشمن سے یکسان سلوک رکھے، عالمی صلح
صلحِ محکم	پائیدار صلح
صمصام	بہت زیادہ کاٹنے والی تلوار، مولا علیؑ کی ایک تلوار کا نام (محترمہ رشیدہ نور محمد ہونزائی کا لقب)
صین	چین

ض

ضامن	ذمہ دار، کفیل
ضربِ صمصامِ علیؑ	علیؑ کی صمصام (تلوار) کی ضرب

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science knowledge for a united humanity

(رشیدہ نور محمد ہونزائی کے علمی کارناموں کی طرف اشارہ ہے)

ضعیف — کمزور، بوڑھا

ضَوفشان — روشنی بکھیرنے والا، روشن

ضیا — روشنی

ضیاپاشی — روشنی بکھیرنا

ط

طائرِ برقی — تیز رفتار پرندہ

طبیبِ آسمانی — روحانی طبیب، حقیقی طبیب

طریق — راستہ

طریقِ سالکانِ راہِ حق — حق کے راستے پر چلنے والوں کا طریقہ

طریقِ کنزِ اَسرارِ خدا — خدا کے بھیدوں کے خزانے کا راستہ

طفلی — بچپن

طُیُور — طیر کی جمع، پرندے

ظ

ظلمتِ غم — غم کا اندھیرا

ظلماتِ حوادث — حادثات کی تاریکیاں

ظہیر — مددگار، حامی، (ظہیر لالانی صاحب کا اسمِ گرامی)

ع

عاشقان — عاشق کی جمع

عاقلان — عاقل کی جمع (فارسی کے مطابق)

عالم — کیفیت، جہان

عالمِ جبروت — خدائی صفات کا عالم (جبروت = بزرگی، جلال)

عالمِ شخصی — عالمِ صغیر، انسان کی ذاتی دنیا

عالمِ علوی — عالمِ بالا، عالمِ روحانی

عالمِ ملکوت — فرشتوں کا عالم

عامۃُ النّاس — عام لوگ

عبا — چغہ، لمبا کوٹ

عِتاب — سختی، غصہ

عتیق — پرانا، قدیم

عدم — نیستی، نہ ہونا، فنا

عدن — بہشت

عذرخواہان — معافی کا طلبگار ہوتے ہوئے

عرفان — معرفت، خداشناسی، پہچان

عرشِ الٰہ — اللہ کا عرش، معبود کا عرش

عرشِ برین — بلند مرتبہ عرش، عرشِ اعلیٰ

عروۃُ الوثقیٰ — مضبوط گرفت، مضبوط کڑا

عروسِ روح — روح کی دلہن

عِز — شرف و بزرگی

عزیز — پیارا، شاگرد

عُشّاق — عاشق کی جمع

عصا — لاٹھی

عصائے پیری — بڑھاپے کی لاٹھی

عصائے علمِ روحانی — روحانی علم کی لاٹھی

عصائے کلیم — حضرت موسیٰ کی لاٹھی

عصرِ حاضر — موجودہ زمانہ

عطائے علمِ روحانی — روحانی علم کا دیا جانا، روحانی علم کا عطا ہونا

عطیۂ رحمان — خدا کا تحفہ

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

عُقدہ	گرہ، مسئلہ، راز
عُقدۂ لاینحل	نہ کھلنے والی گرہ
عقلاء	عاقل کی جمع (بروزنِ فُعَلاء)
عکسِ خورشید	سورج کا عکس
عَلَم	نشان، جھنڈا، فوج کا نشان
علمِ فاضل	ضرورت سے زیادہ علم، یعنی علمِ ضروری سے زیادہ علم
علمِ لدن	علمِ عطائی
علمِ لدنّی	وہ خاص علم جو خدا کی طرف سے ملتا ہے
علیین	علی کی جمع، نورِ واحدِ ائمہؑ، بہشت
عمرِ گرانمایہ	قیمتی عمر
عمیق	گہرا
عَنا	غم، رنج، دکھ، تکلیف
عنایات	بخششیں، مہربانیاں
عیال اللہ	خدا کا کنبہ
عیان	آشکار، ظاہر
عیاناً	ظاہراً، ظاہر میں
عیان ونہان	آشکار و پوشیدہ
عیشِ سرمد	دائمی زندگی، غیر فانی حیات
عینِ حال	حقیقتِ حال

غ

غبارِ دہر	زمانے کا گرد و غبار، زمانے کی دھول
غرقاب	پانی میں ڈوبا ہوا
غریق	ڈوبا ہوا، سمایا ہوا
غلبۂ ملی	قومی غلبہ
غمِ وحشت	وحشت کی اداسی، دیوانگی کا غم، گھبراہٹ کا غم
غمین	غمگین
غنا	دولتمندی، تونگری
غُنچہ	کلی، شگوفہ
غُنچہ دہن	کلی کی مانند منہ (معشوق)
غیرتِ ملی	قومی غیرت

ف

فاخر	فخر کرنے والا
فائض النور	نور بخشنے والا، نور عطا کرنے والا
فتادہ (افتادہ)	پڑا ہوا، درماندہ
فتحِ عالم	کائنات کی فتح
فراز	اونچائی، بلندی
فردوسِ برین	سب سے اونچی جنت
فرطِ خوشی	خوشی کا غلبہ، خوشی کی زیادتی
فروغ	روشنی، نور، چمک دمک
فروغِ دین	دین کی روشنی
فروغِ صبحِ عرفان	معرفت کی صبح کی روشنی
فرقان	حق اور باطل میں فرق کرنیوالا، قرآنِ شریف
فزا	بڑھانے والا
فکرِ قرآنی	قرآن میں غور و فکر کرنا
فلک	آسمان
فم	دہن، منہ
فنِ دلبری	معشوقانہ اداؤں کا فن
فی الفور	فوری طور پر، جلد ہی

فیض	فائدہ، نفع
فیض بخش	فائدہ بخشنے والا
فیضان	بڑا فائدہ، بڑی بخشش

ق

قادرِ مطلق	بے حساب قدرت کا مالک
قاضی الحاجات	حاجتوں کو پورا کرنیوالا
قالبِ خاکی	جسمِ خاکی، قالبِ جسمانی
قبا	پوشاک
قبلہ	کلمۂ تعظیم، سمتِ کعبہ، وہ سمت جدھر مسلمان منہ کرکے نماز پڑھتے ہیں
قتیل	مقتول، شہید
قدسی	مقدس، پاک
قُدوۂ کاملان	کامل انسانوں کا پیشوا
قدیم	اَزلی جس کی ابتداء نہ ہو، ہمیشہ کا
قرآنِ ناطق	بولتا قرآن
قِرطاس	کاغذ
قرین	قریب، دوست، ساتھی
قسیمِ ناروجنان	دوزخ اور بہشت تقسیم کرنے والا
قطرۂ ہیچ	بے مقدار قطرہ
قلعہ کُشا	قلعہ کھولنے والا، قلعہ فتح کرنیوالا

ک

کاشفِ اسرارِ قیامت	قیامت کے بھیدوں کو کھولنے والا
کان	خزانہ، سرچشمہ
کانِ حلاوت	مٹھاس کا خزانہ، شیرینی کا منبع
کانِ راحت	خوشی و مسرت کا سرچشمہ
کانِ عطا	بخشش کا سرچشمہ
کانِ کرم	بزرگی کی کان، مہربانی کی کان
کبریا	خدا، بزرگی، بڑائی
کتابِ ضخیم	بہت موٹی کتاب، بڑے حُجم والی کتاب
کتابِ مستطاب	مبارک کتاب، پاکیزہ کتاب
کُجا	کہاں
کرامت	بزرگی، بڑائی، فضیلت
کردگار	پیدا کرنے والا، خدا تعالیٰ
کُشا	کھولنے والا، حل کرنیوالا
کُل	ہر، تمام
کُلِ شئ	ہر چیز، تمام چیزیں
کُلِ کُلیاتِ علوم	تمام علوم کے کُلیات کا کُل، یعنی وہ علم جس میں تمام علوم کا خلاصہ ہو
کلامِ جانفزا	جان میں اضافہ کرنے والا کلام
کلکِ یار	دوست کا قلم
کُلّی	سارا، پورا، تمام
کُلیات	کُل کی جمع
کمال	انتہا
کمالِ دلبری	معشوقیت کی انتہا
کمالِ عزِ انسانی	انسانی شرف و بزرگی کی انتہا
کُملانا	مُرجھانا، سُوکھنا
کندن	خالص سونا
کنز	گنج، خزانہ
کنزِ رحمان	رحمان یعنی خدا کا خزانہ
کنزِ عرفان	معرفت کا خزانہ
کنزِ لامکان	لامکان کا خزانہ

کوچہ	گلی
کوچۂ جانان	جانان کی گلی
کونِ امکان	وہ وجود جس میں تمام چیزیں ممکن نظر آئیں
کون ومکان	دنیا، جہان
کونین	دونوں جہان، دنیاوآخرت
کُہن سال	بڑی عمر والا
کہنہ درمان	قدیم دوا، آزمودہ دوا
کیف آور	سرور پیدا کرنے والا
کیفِ فنا	فنا کی کیفیت
کیف وکم	کیسا اور کتنا
کیمیا	اکسیر، خاصیتِ اشیاء کا علم، رانگ کو چاندی یا تانبے کو سونا بنانے والا
کیمیائے عشق	اکسیرِ عشق

گ

گام	قدم
گدا	فقیر
گدائے علمِ روحانی	روحانی علم کا فقیر
گردان	گردش کرتا ہوا، پھرتا ہوا
گریان	آنسو بہاتے ہوئے
گفتار	کلام
گُلِ خندان	کھلتا ہوا پھول
گُلِ رعنا	سرخ رنگ کا پھول
گُلِ سوری	ایک بہت خوشبودار گلاب
گُلبدن	پھول جیسے نازک بدن والا
گلزار	باغ، گلشن
گلستان	پھولوں کا باغ
گُل فشان	پھول بکھیرنے والا، خوش بیان
گُل فشانی	پھول بکھیرنا، خوش بیانی
گُل میری	ایک پھول، علامہ بزرگوار کی پڑنواسی کا اسمِ گرامی
گُم گشتہ	کھویا ہوا، ضائع شدہ
گنجِ اسرارِ خدا	خدا کے رازوں کا خزانہ
گنجِ انوارِ خدا	خدا کے انوار کا خزانہ
گنج بخشِ اسمِ اعظم	اسمِ اعظم کا خزانہ عطا کرنے والا
گنجِ حقائق	حقیقتوں کا خزانہ
گنجِ حکمت	حکمت کا خزانہ
گنجِ خدا	خدا کا خزانہ
گنجِ کرم	مہربانی کا خزانہ
گنجِ گران	قیمتی خزانہ
گنجِ گران مایہ	قیمتی خزانہ
گنجِ گوہرِ لاہوت	عالمِ لاہوت کے جواہرات کا خزانہ
گنجِ لقمانی	حضرت لقمان کا خزانہ
گنجِ نہان	پوشیدہ خزانہ، چھپا ہوا خزانہ
گنج ہا	گنج کی جمع، خزانے
گنجینہ	خزانہ
گنجینۂ اقبال	خوش نصیبی کا خزانہ
گنجینۂ دائم	دائمی خزانہ
گنجینۂ گہر	موتیوں کا خزانہ
گو	بولو، گفتن سے امرِ واحد مخاطب
گوہر	موتی
گوہر افشانی	موتی برسانا
گوہرزا	گوہر (موتی) پیدا کرنے والا

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

گوہرِ کان	کان کا موتی، کان کا گوہر
گویا	بولنے والا
گہر	موتی، قیمتی پتھر

ل

لا	نہیں
لاریب	بے شک، یقیناً
لافتیٰ	بہادر (یہ اشارہ ہے لافتیٰ اِلّا علی لاسیف اِلّا ذوالفقار کی طرف)
لامکان	روحانی عالم
لاینحل	وہ مسئلہ جو حل نہ ہو سکے
لات ومنات	زمانۂ جاہلیت کے دو بتوں کے نام
لالہ زار	گلستان، چمن
لعلِ انجلز	ننھے فرشتے، دانشگاہِ خانۂ حکمت کے چھوٹے بچوں کی روحانی وعلمی ترقی کیلئے قائم کردہ ایک ادارہ
لحظہ	لمحہ
لذّات	لذّت کی جمع، مزہ، ذائقہ، حظ
لذّت گیر	لذّت اٹھانے یا لینے والا
لشکرِ جرار	بھاری لشکر
لشکرِ قائمؑ	حضرت قائمؑ کا لشکر
لقا	دیدار، ملاقات
لم یزل	لازوال، جس کو زوال نہ ہو
لِوا	جھنڈا، علم، فوج کا نشان
لوحِ محفوظ	وہ تختی جس پر ازل ہی میں تمام چیزوں کو لکھ لیا گیا تھا اور وہ اس پر محفوظ ہیں، تاویلاً مولا علیؑ مراد ہیں
لولاک	اگر تم نہ ہوتے (مراد حدیثِ لولاک، لولاک لما خلقت الافلاک، اے رسولؐ! اگر آپ نہ ہوتے تو میں اس کائنات کو پیدا نہ کرتا)

م

مافی الضمائر	دلوں میں موجود باتیں اور احوال
مالاکلام	جس میں کوئی شک نہ ہو
مالکِ ملکِ قدیم	قدیم بادشاہی کا مالک، ازلی بادشاہی کا مالک
ماورا	مابعد، بجز، ماسوا
ماوطین	پانی اور مٹی
ماہ	چاند
ماہ وانجم	چاند اور ستارے
ماہِ انور	انتہائی روشن چاند
ماہِ تمام	پورا چاند، ماہِ کامل
ماہِ من	اے میرے چاند
ماہِ کنعان	حضرت یوسفؑ
ماہِ منیر	چودہویں کا چاند، معشوق
مایہ	قیمت، مال، سرمایہ، پونجی، اصل
مایۂ ایمان	ایمان کی اصل، ایمان کا سرچشمہ
مایۂ درمان	دوا کا سامان
مایۂ علم	مالِ علم، علم کی دولت
مبہوت	حیران
متقین	متقی کی جمع، پرہیزگار
مثل	مثال
مجال	طاقت، حوصلہ

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

مُجسّم	جسم اختیار کیا ہوا، سراپا
محکم	مضبوط، پائیدار، پکا
محمود	تعریف کیا گیا
محوِ دیدار	دیدار میں مدہوش
محیطِ کُل	سب پر محیط، سب پر حاوی
مخمّس	وہ نظم جس میں ہر بند پانچ مصرعوں کا ہو
مخمور	مست، مدہوش
مُدام	ہمیشہ
مُدام الوقت	ہر وقت، ہر لحظہ
مِدحت	تعریف
مدّعی	دعویدار
مرجان	مونگا
مرجع	رجوع کرنے کی جگہ
مرسلین	رسولان، پیغمبران
مرقوم	لکھا ہوا، تحریر شدہ
مروارید	موتی
مژدہ	خوشخبری
مستِ ازل	ازلی مست، مجذوبِ کامل
مستِ اَلَست	واقعۂ اَلَست (۷:۱۷۲) کے رازوں سے سرشار
مسدّس	نظم کی وہ قسم جس کے ہر بند میں چھ مصرعے ہوں
مسرت	خوشی
مسرور	خوش، شادمان
مسطور ہوا	لکھا گیا
مشعلِ ایقان	یقین کا لیمپ، یقین کی شمع
مشکین	خوشبودار، مُشک کی خوشبو سے بھرپور

مصحف	کتاب
مصحفِ ناطق	قرآنِ ناطق، بولتی کتاب
مصدرِ لطفِ عمیم	سرچشمۂ لطفِ عام
مصفّا	صاف
مَطلعِ انوار	مشرقِ انوار، آسمانِ انوار
مَطلعِ رحمت	رحمت طلوع ہونے کی جگہ
مطلق	آزاد
معترف	اعتراف کرنے والا
معدن	کان، سرچشمہ
معراجِ فلک	آسمان کی سیڑھی
معرکہ	جنگ
معرکۂ علم وعمل	علم وعمل کی جنگ
مُعظّم	عظمت والا
معمارِ جہان	دنیا بنانے والا
مفتخر	جس پر فخر کیا جائے
مقتدا	امام، پیشوا
مقتدائے مومنان	مومنین کا امام یا پیشوا
مقصدِ کُلی	آخری مقصد
مکتب	مدرسہ، سکول
مکتوبات	لکھی ہوئی، مرقوم، مکتوب کی جمع
مُکرّم	عزت والا، جس کی تعظیم کی جائے
ملالِ مسلسل	مسلسل غم
مُلک	بادشاہی، سلطنت
مُلکِ انّما	آیۂ انّما (۵:۵۵) کی بادشاہی
مُلکِ خدا	خدا کی بادشاہی
مُلکِ دین	دینی بادشاہی
مَلک	فرشتہ

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

ممات	موت
مَن اَحسنُ قولاً	سب سے اچھی بات کون سی ہے؟ (۴۱:۳۳)
منبع	چشمہ، سوتا، جائے ظہور
منبعِ نعمات	گوناگون نعمتوں کا سرچشمہ
منزّہ	پاک، مقدّس
منشا	مرضی
منقسم	تقسیم شدہ، بٹی ہوئی
مہ جبین	چاند جیسی پیشانی والا
مہدیٔ موعود	وہ مہدیٔ جس کے آنے کا وعدہ کیا گیا ہے
میراثِ پاک	پاک ورثہ
می عشقے سلطان	ہمارے عشق کا بادشاہ (بروشسکی زبان کے الفاظ)
می نورے آسمان	ہمارے لئے نور کا آسمان، ہمارا نورانی آسمان (بروشسکی زبان کے الفاظ)
میوٗن/اوریول	سنہری کوا، ایک خوش آواز پرندہ
میوۂ جان	روح کا پھل
میوۂ دل	دل کی خوشی، دل کی راحت
میوۂ شیرین	میٹھا پھل

ن

نارِ عشق	عشق کی آگ
نازان	ناز کرتا ہوا
نازنین	خوش ادا، دلفریب، دلربا، خوبصورت، معشوق
ناکس	کمزور، طاقت سے خالی
نامۂ جبروتی	عالمِ جبروت کی تحریر (لوحِ محفوظ، نفسِ کُل)
نباتی گل فشانی	پھولوں کا کھِلنا، خاموش گل فشانی
نرالا	انوکھا، خالص، سب سے جدا
نسخہ	کتاب
نسیمِ شمال	شمال کی طرف سے آنے والی خوشبودار ہوا (نسیم = خوشبودار ہوا)
نسیان	بھلا دینا
نشیمن گاہ	آرام کی جگہ
نصیرِ حقیقی	حقیقی مددگار
نصیرے عشقے کتب... (بروشسکی شعر کا ترجمہ)	نصیر کے عشق کی کتاب تمام عالم میں پھیل جائے گی، خوشخبری لانے والے فرشتے نے کل ہی غیب کی دنیا سے یہ خبر لائی ہے
نِعَم	نعمت کی جمع، نعمتیں
نعمات	نِعَم کی جمع، نعمت کی جمع الجمع بخششیں
نغمہ ریز	اچھا گانے والا
نغمہ ساز	گیت بنانے والا
نغمہ سرا	گیت گانے والا
نغمہ ہائے مدحِ مولا	امامؑ کی شان میں تعریفی نظمیں
نفخۂ جان بخش	جان کو تازگی دینے والا دم
نفسِ رسولؐ	رسولؐ کی جان (حضرت علیؑ)
نفسِ کُلّی	کائناتی روح
نقشِ فلک	آسمان کا نقشہ
نقط	نقطہ کی جمع
نکتہ دان	باریک باتیں جاننے والا، دقیق رس

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

نگار	محبوب
نگارِ دل نشین	دل میں بیٹھنے والا محبوب
نگین	نگینہ
نما	دکھانے والا
نوا	ساز و سامان، توشہ، روزی، توانگری، آواز
نور بین	نور دیکھنے والی
نورِ چشمِ کلیمؑ	حضرت موسیٰؑ کا دیکھا ہوا نور
نورِ سحر	صبح کی روشنی
نورِ عرفان	معرفت کا نور
نورِ عین	آنکھوں کی روشنی، اولاد، مرادی معنی شاگرد
نورِ عینی	میرا شاگرد، میرا فرزند
نورِ فعّال	بہت زیادہ کام کرنے والا نور
نورِ کبریا	اللہ کا نور
نورِ مجرّد	خالص نور
نورِ مجسّم	وہ نور جو جسمانی لباس میں ہے
نورِ یزدان	خدا کا نور
نورے	نور کا (بروشسکی زبان کا لفظ)
نوروز	نیا دن، ۲۱ مارچ، ایرانیوں کی عید کا دن
نوِشتے	لکھی ہوئی چیزیں، کتابیں
نوعِ انسان	انسانی قسم
نوید	خوشخبری
نیابت	جانشینی، قائم مقام ہونا
نیازی	حاجت مندی
نہان	پوشیدہ، چھپا ہوا
نہانی	پوشیدہ

و

واحد و یکتا ولی	یعنی دنیا میں صرف ایک ہی ولی جو امامِ زمانؑ ہے
واصلِ یزدان	خدا کے ساتھ ملنے والا یا ملا ہوا
والہ	عاشق، شیدا
والی	سرپرست، مالک
والیٔ مُلکِ ولا	ولایت کی بادشاہی کا مالک
والیٔ مُلکِ وصی	مولا علیؑ کی بادشاہی کا مالک یعنی امامِ زمانؑ
وجد و حال	حالتِ بے خودی
وحدتِ ملی	قومی یگانگت، قومی اتفاق
وحش	جنگلی جانور
وصل	واصل ہونا، ملنا، یکجائی
وصال	ملاقات، وحدت میں فنا ہونا
وصفِ کمال	کمال کا بیان، خوبیوں کا بیان
وصفِ مولا	مولا کی تعریف
وصی	جس کیلئے وصیت کی گئی ہو، یہاں پر مراد وصیِ رسولؐ یعنی مولانا علیؑ ہیں
وگرنہ	نہیں تو
ولایت	دوستی، امامت، سرپرستی
ولولہ	جوش و جذبہ
ویرانہ	غیر آباد

ہ

ہالک	ختم ہونے والی، فنا ہونے والی
ہجر	جدائی

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

ہُدا	ہدایت
ہستی	وجود، زندگی، خود پسندی
ہم	بھی
ہم جلی	ظاہر بھی
ہم خفی	پوشیدہ بھی
ہمّتِ مردان	مردوں کی ہمّت، بہادروں کی ہمّت
ہمدم	ساتھی، دوست
ہمسر	ہم رتبہ، برابر کا
ہویدا	ظاہر، نمایاں
ہیچ	کمتر، ناچیز
ہیزمِ تر	گیلا ایندھن، گیلی لکڑی
ہیُولیٰ	لطیف مادہ، ہر چیز کا مادہ، ہر چیز کی اصل

ھ

ھدیٰ	ہدایت
ھَل اتیٰ	آیۂ ھل اتیٰ (۷۶:۱)
ھُو	وہ (اللہ)
ھیھات	افسوس کا کلمہ، ہائے ہائے

ی

یارِ جانی	دِلی دوست (مراد فقیر محمد ہونزائی صاحب ہیں)
ید بیضا	سفید ہاتھ، نورانی ہاتھ، حضرت موسیٰؑ کا معجزہ نما ہاتھ
یزدان	خدا تعالیٰ (نیکیوں کا خدا، یہ آتش پرستوں کے عقیدے کے مطابق ہے، اور اس کے مقابلے میں اَہرَمَن بدیوں کا خدا مانا جاتا ہے، لیکن اسلام میں یزدان کو صرف خدای تعالیٰ کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے)
یکتا	منفرد، بے مثال
یگانہ	یکتا، منفرد، لاثانی
یم	سمندر، بڑا دریا
یوسفِ کنعان	حضرت یوسفؑ جن کا تعلق شام کے ایک کنعان نامی علاقے سے تھا
یؤل	سال (بروشسکی زبان کا لفظ)
یؤل	پہن لے (بروشسکی زبان کا لفظ)
یومِ تکبیر	۲۸ مئی (قومی اعزاز کا دن)

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

www.monoreality.org

ISBN 190344032-7
9 781903 440322